بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

1991

اجلاس منعقدہ چہار شنبہ مورخہ ۹ اکتوبر بمطابق ۲۹ ربیع الاول ۱۴۱۲ھ

فہرست

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱۔	تلاوت کلام پاک و ترجمہ	۱
۲۔	وقفہ سوالات	۲
۳۔	رخصت کی درخواستیں	۱۵
۴۔	سرکاری کارروائی برائے قانون سازی (مسودہ قانون نمبر ۳) بلوچستان زرعی پیداواری منڈیوں کا مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۱ء (منظور ہوا)	۱۵
۵۔	تحریک التوا نمبر ۱ اور ۴ پر عام بحث	۲۴

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا ساتواں بجٹ اجلاس

مورخہ ۱۹ اکتوبر ~~۱۹۹۳~~ 1991ء بمطابق ۲۹ ربیع الاول ۱۴۱۲ھ

بروز چہار شنبہ

زیر صدارت اسپیکر ملک سکندر خان ایڈووکیٹ

صبح ساڑھے دس بجے کر پچاس منٹ پر صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

اخوند زادہ عبدالمتین

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

اِسۡتَجِیۡبُوۡا لِرَبِّکُمۡ مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ یَّاۡتِیَ یَوۡمٌ لَّا مَرَدَّ لَہٗ مِنَ اللّٰہِ ؕ مَا لَکُمۡ مِّنۡ مَّلۡجَاٍ یَّوۡمَئِذٍ وَّ مَا لَکُمۡ مِّنۡ نَّکِیۡرٍ ○ صَدَقَ اللّٰہُ الۡعَظِیۡمُ ○

ترجمہ : تم اپنے رب کا حکم مان لو قبل اس کے کہ وہ دن آئے جس کے ٹلنے کی کوئی صورت اللہ کی طرف سے نہیں ہے۔ اس دن تمہارے لئے کوئی جائے پناہ نہ ہوگی اور نہ کوئی تمہارے حال کو بدلنے کی کوشش کرنے والا ہوگا۔

(پارہ نمبر۲۵ سورۃ شوریٰ آیت ۴۷)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ○

وقفہ سوالات

○ **جناب اسپیکر**- اب وقفہ سوالات ہے پہلا سوال میر عبدالکریم صاحب کا ہے۔

☆ **میر عبدالکریم نوشیروانی**- کیا وزیر امور پرورش حیوانات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

صوبہ کے کن کن تحصیل/ اضلاع میں ڈیری فارم ہیں اور ان ڈیری فارموں میں جانوروں کی تعداد کس قدر ہے۔ نیز سال ۱۹۹۰ء تا ۳۰ مئی ۱۹۹۱ء تک مذکورہ ڈیری فارموں کی آمدن اور خرچ کس قدر ہے تفصیل دی جائے۔

○ **مسٹر حسین اشرف**- **وزیر امور پرورش حیوانات**- صوبہ میں مندرجہ ذیل ڈیری فارم ہیں۔

۱-	کوئٹہ	۲-	پشین
۳-	لورالائی	۴-	کوہلو
۵-	قلات	۶-	مستونگ
۷-	مستونگ	۸-	تربت
۹-	نوشکی	۱۰-	خضدار

ان ڈیری فارموں میں جانوروں کی تعداد ہے ڈیری فارموں کی کل آمدنی جولائی ء میں مئی ء تک لاکھ ہزار روپے پیسے (/ ,۴۹,۷۴) ہوئی۔ جبکہ کل خرچ جولائی ۱۹۹۰ء تا ۳۱/ مئی ۱۹۹۱ء تک ایک کروڑ ۰۷ لاکھ دس ہزار ۳۷۹ روپے "۴۷ پیسے (۱۰۷،۱۰۳۷۹) ہوئے اس طرح آمدنی کے مقابلے میں ۵۷ لاکھ ۳۵ ہزار ۶۳۶ روپے ۲۱ پیسے زیادہ خرچ ہوئے۔

فارم وار تفصیلات بابت آمدنی و اخراجات حسب ذیل ہیں۔

تفصیل آمدنی' اخراجات ڈیری فارمز از جولائی ۱۹۹۰ تا مئی ۱۹۹۱ء

نمبر	ڈیری فارمز کے نام	آمدنی	اخراجات
۱-	پشین	۳ لاکھ ۴۷ ہزار ۹۵۸ روپے	دس لاکھ ۲۲ ہزار ۸ سو ۹۷ روپے ۸۷ پیسے

		(۳,۷۴,۹۵۸-۰۰)	(۱۰۲۲۸۹۷-۸۷)
۲-	مستونگ	۷ لاکھ ۲۶ ہزار ۴۴۰ روپے ۵۰ پیسے	۸ لاکھ ۷۱ ہزار ۴۴۲ روپے ۲۱ پیسے
		(۷۲۶۴۴۰-۵۰)	(۸,۷۱,۴۴۲-۲۱)
۳-	نوشکی	۴ لاکھ ۶۶ ہزار ۲۴۳ روپے ۳۰ پیسے	۵ لاکھ ۷۹ ہزار ۲۰۷ روپے ۴ پیسے
		(۴,۶۶,۲۴۳-۵۰)	(۵۷۹,۲۰۷-۰۴)
۴-	کوئٹہ	۱۹ لاکھ ۱۷ ہزار ۹۴۹ روپے	۳۵ لاکھ ۱۹ ہزار ۵۰ روپے ۲۵ پیسے
		(۱۹,۱۷,۹۴۹-۰۰)	(۳۵,۱۹۰۵۰-۲۵)
۵-	قلات	۲ لاکھ ۱۲ ہزار ۴۲۲ روپے	۶ لاکھ ۸ ہزار ۳۰۲ روپے ۸۶ پیسے
		(۲,۱۲,۴۲۲)	(۶,۸۳۰۲-۸۶)
۶-	کوہلو	۲ لاکھ ۵۶ ہزار ۴۳۶ روپے	۲۱ لاکھ ۹۳ ہزار ۸۱۷ روپے ۹۷ پیسے
		(۲۵۶۴۳۶)	(۷۹۳ ۸۱۷-۹۷)
۷-	لورالائی	۶ لاکھ ۳۵ ہزار ۶ سو ۷۷ روپے	۲۱ لاکھ ۸۴ ہزار ۸۳۷ روپے ۷۶ پیسے
		(۶,۳۵,۶۷۷۰۰)	(۲۱۸۴۸۳۷-۷۶)
۸-	تربت	ایک لاکھ ۳۶ ہزار ۶۷۴ روپے	۴ لاکھ ۷۸ ہزار ۸ روپے
		(۱۳۶۶۷۴)	(۴۷۸۰۰۸)
۹-	خضدار	۲ لاکھ ۲۹ ہزار ۹۳۱ روپے ۵۵ پیسے	۱۱ لاکھ ۵۳ ہزار ۷۹۵ روپے ۸۵ پیسے
		(۲,۲۹,۹۳۱-۵۵)	(۱۱۵۳۷۹۵-۸۵)
	ٹوٹل	آمدنی	اخراجات
		۳۹ لاکھ ۴۷ ہزار ۷۵۳ روپے ۵۵ پیسے	ایک کروڑ ۷ لاکھ ۱۰ ہزار ۳۷۹ روپے ۷۶ پیسے
		(۳۹,۴۷,۷۵۳-۵۵)	(۱۰۷۱۰۳۷۹-۷۶)

صوبہ بھر کے تمام مویشی فارموں سے ماہانہ تقریباً ۶ لاکھ ۷۵ ہزار ۳۴۷ روپے (۶۷۵۳۴۷-۰۰) آمدنی آتی ہے جو اخراجات کے مقابلے میں انتہائی کم ہے۔ یہ صورت حال اس لئے ہے کہ مویشیوں کے فارم صرف آمدن کے لئے نہیں بنائے گئے بلکہ ان فارموں میں تحقیق بھی ہوتی ہے اور یہ فارم پائلٹ پروجیکٹس کا درجہ رکھتے ہیں جن پر اخراجات آمدنی کے

مقابلے میں زیادہ ہوتے ہیں۔

میر عبدالکریم نوشیروانی۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

منسٹر صاحب۔

اس کا جواب نہ پڑھیں انہوں نے پوری ڈیٹیل دے دی ہے۔ تاہم میرا ایک ضمنی سوال ہے کہ اگرچہ میں انکو پڑھنے زحمت کی نہیں دینا چاہتا ہوں انہوں نے نفع و نقصان کی تفصیل واضح کردی ہے بہرکیف۔ میری چھوٹی سی گذارش ہے کہ منسٹر صاحب نے لکھا ہے کہ یہاں ڈیری فارموں میں جانوروں کی کل تعداد ۸۴۴ ہے ڈیری فارموں کی کل آمدنی جولائی ۱۹۹۰-۹۱ میں انچاس لاکھ چوہتر ہزار سات سو باون روپے پچپن پیسے ہے۔ جبکہ کل خرچہ جولائی ۹۰ تا مئی ۹۱ء ایک کروڑ سات لاکھ دس ہزار تین سو اناسی روپے ہمیتر پیسے ہے۔

جناب والا۔ اتنا Loss لاس یعنی نقصان ہے تو ان کا کیا فائدہ ہوگا؟ اگر ایک سال میں اتنا زیادہ خرچ کریں۔ آپ اندازہ لگائیں۔ ایک کروڑ انچاس لاکھ کا نقصان ہے حکومت کو۔۔۔۔۔۔

○ **جناب اسپیکر**۔ آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی**۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے جناب والا یہ اتنا Loss لاس میں جارہا ہے۔ اس کی کیا ضرورت ہے؟

○ **مسٹر حسین اشرف**۔ (وزیر محکمہ پرورش حیوانات)۔ جناب والا۔ یہ جو لائیو اسٹاک کا محکمہ ہے یہ لوگوں کی بھلائی کے لئے ہے اور آپ کے سوال کے جواب میں بھی میں نے لکھا ہے یعنی اس میں آپ کے ضمنی سوال کا جواب بھی ہے اس سلسلے میں چونکہ لوگوں کو فائدہ ہو صرف یہ فارم تحقیق اور پائیلٹ کے لئے پراجیکٹس کا درجہ رکھتے ہیں اس لئے نقصانات اور اخراجات اس میں زیادہ ہوتے ہیں۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی**۔ میرا ضمنی سوال پھر آپ سے یہ ہے کہ ایک چیز آپ کریں کیونکہ جانوروں کی کوئی ضرورت نہیں یہاں پر لوگ بے روزگار ہیں ان کی جگہ آپ لوگوں کو اپائنٹ کریں ان میں اتنا Loss لاس نقصان ہے اس کو آپ لوگوں کی تنخواہ میں ایڈجسٹ کریں۔

○ **جناب اسپیکر**۔ یہ ضمنی سوال نہیں بلکہ اس کے لئے آپ الگ مشورہ دے سکتے ہیں۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** جناب اچکزئی صاحب آپ ذرا تشریف رکھیں ہمیں موقع دیں۔ بار اتنے لاس کے باوجود جانوروں میں آمدنی نہیں ہے یہ تو ایک غریب صوبہ ہے اور یہ لاکھوں روپے کا لاس ہو رہا ہے یہ ڈیری فارم نقصان میں جا رہے ہیں اگر ان کی ضرورت نہیں تو ان کو بند کریں یہ اتنا نقصان ہے اس کو کسی اور مد میں لگائیں۔

○ **وزیر محکمہ پرورش حیوانات۔** بہرحال جیسا آپ نے کہا یہ خرچ اس لئے زیادہ ہے کہ لوگوں کو روزگار اور تنخواہ مہیا کی گئی ہے اس لئے یہ زیادہ ہے لوگ روزگار پر لگے ہوئے ہیں اگر آپ کے مشورہ میں کوئی فائدہ ہوگا تو انشاء اللہ اس پر۔۔۔۔(مداخلت)

○ **جناب اسپیکر۔** میر عبدالکریم صاحب۔۔۔(مداخلت)

○ **جناب اسپیکر۔** میر عبدالکریم صاحب آپ سے پہلے عبدالحمید خان صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑے ہیں آپ ذرا تشریف رکھیں جی خان صاحب فرمائیں۔

○ **مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی۔** جناب والا۔ میرا ضمنی سوال وزیر موصوف سے یہ ہے کہ آج کل پرائیویٹائزیشن کا دور دورہ ہے ملک میں کیا اس معاملہ میں ان چیزوں سے متعلق پرائیویٹ سیکٹر میں وزیر حیوانات و مویشی غور نہیں کرسکتے؟ اگر اس سارے معاملے کو پرائیویٹ سیکٹر میں دے دیا جائے تو کیا یہ فائدہ مند نہیں ہوگا؟

○ **وزیر محکمہ پرورش حیوانات۔** یہ پرائیوٹ سیکٹر میں کافی کام ہوگا ہمارا محکمہ اس طرف کافی سپورٹ دے رہا ہے پرائیویٹائزیشن میں فائدہ ہے کیونکہ پرائیویٹ سیکٹر میں کم آدمیوں سے زیادہ کام لے سکتے ہیں تاہم حکومت کی ہر جگہ اور سب محکموں میں یہی حالت ہے۔ وہ نقصان میں جا رہے ہیں۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** جناب اسپیکر۔ میں منسٹر صاحب کو زیادہ تنگ نہیں کرنا چاہتا ہوں چونکہ انہوں نے کہا ہے کہ لوگوں کے روزگار کا سوال ہے میرا اگلا سوال ۳۱۱ ہے۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر۔ میرا ایک ضمنی سوال عوام کے اجتماعی مفاد میں ہے اگر آپ مناسب سمجھیں تو۔۔۔۔۔۔۔۔

○ **جناب اسپیکر۔** اگلا سوال نمبر آگیا ہے۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب والا۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو اجازت دے دیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** سوال نمبر ۳۱۱ آگیا ہے۔ اس کے بعد آپ سوال لائیں۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** منسٹر صاحب اس کا جواب پڑھ دیں تو بہتر ہوگا۔ میرے خیال میں اگر ان کو تکلیف نہ ہو تو آپ کو زحمت تو ہوگی اس کے لئے معذرت چاہتا ہوں۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** کیا وزیر امور پرورش حیوانات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔
اس وقت صوبہ کے کن کن تحصیل / اضلاع میں پولٹری فارم نفع/ نقصان کی بنیاد پر چلائے جارہے ہیں۔ نیز سال ۱۹۹۰ء تا ۳۰/ مئی ۱۹۹۱ء کے دوران ان پولٹری فارموں سے ماہانہ کس قدر نفع/ نقصان ہوا ہے؟

○ **وزیر امور پرورش حیوانات۔** صوبہ بھر میں کوئی سرکاری پولٹری فارم نفع نقصان کی بنیاد پر قائم نہیں کیا گیا۔ بلکہ تمام سرکاری پولٹری فارم عوام اور نجی شعبہ کو اس صنعت کی طرف ترغیب دینے کے لئے قائم کئے گئے ہیں۔ جہاں سے عوام کی سہولت کے لئے رعایتی قیمت پر انڈے اور مرغی مہیا کئے جانے کے علاوہ تربیتی سہولتیں بھی بہم پہنچائی جاتی ہیں۔

پولٹری کی کل آمدنی جولائی ۱۹۹۰ تا ۳۱ مئی ۱۹۹۱ء تک ۴۱ لاکھ ۸ ہزار ۴۲۶ روپے ۷۳ پیسے

(۴۱۰۸۴۲۶۔۷۳)

کل اخراجات جولائی ۱۹۹۰ تا ۳۱ مئی ۱۹۹۱ء تک

۸۲ لاکھ ۱۴ ہزار ۳۵ روپے ۷۱ پیسے (۸۲۱۴۰۳۵۔۷۱)

اس طرح آمدنی کے مقابلے میں (۴۱۰۵۳۰۹۔۹۸")

۴ لاکھ پانچ ہزار ۳۰۸ روپے ۹۸ پیسے زائد خرچ ہوئے۔

نمبر	ڈیری فارمز کے نام	آمدنی	اخراجات
۱۔	کوئٹہ	۱۱ لاکھ ۸ ہزار ۹۲۶ روپے ۴۵ پیسے (۱۱۰۸۹۲۶۔۴۵)	۲۷ لاکھ ۴۰ ہزار ۵۵۵ روپے ۲ پیسے (۲۷۴۰۵۵۵۔۰۲)
۲۔	قلات	۶۸ ہزار ۸۵۷ روپے صرف (۶۸۸۵۷۔۰۰)	۲ لاکھ ۳۰ ہزار ۷۱۰ روپے صرف (۲۳۰۷۱۰۔۰۰)

۳-	نوشکی	۳ لاکھ ۳۵ ہزار ۱۳۶ روپے (۳۳۵۱۳۶-۰۰)	۶ لاکھ ۶۶ ہزار ۸۸ روپے ۵۶ پیسے (۶۶۶۰۸۸-۵۶)
۴-	ژوب	۳ لاکھ ۹۱ ہزار ۵۹۸ روپے ۹۶ پیسے (۳۹۱۵۹۸-۹۶)	۶ لاکھ ۳۳ ہزار ۹۲۹ روپے (۶۳۳۹۲۹-۰۰)
۵-	سبی	۲ لاکھ ۵۴ ہزار ۲۳۷ روپے (۲۵۴۲۳۷-۰۰)	۳ لاکھ ۳۱ ہزار ۱۸ روپے ۳۲ پیسے (۳۳۱۰۱۸-۳۲)
۶-	پسنی	ایک لاکھ ۱۱ ہزار ۲۰ روپے (۱۱۱۰۲۰-۰۰)	ایک لاکھ ۵۹ ہزار ۷۲۷ ہزار (۱۵۹۷۲۷۰۰)
۷-	مسلم باغ (۱۰۶۴۴۴-۰۰)	ایک لاکھ ۶ ہزار ۴۴۴ روپے (۲۲۹۶۶۳-۰۰)	دو لاکھ ۲۹ ہزار ۶۶۳ روپے
۸-	گوادر	ایک لاکھ ۳۷ ہزار ۲۰۶ روپے (۱۳۷۲۰۶-۰۰)	دو لاکھ ۲۹ ہزار ۲۲۲ روپے (۲۲۹۲۲۲-۰۰)
۹-	تربت	ایک لاکھ ۵۴ ہزار ۵۱۲ روپے ۷۵ پیسے (۱۵۴۵۱۲-۷۵)	۴ لاکھ ۲۰ ہزار ۹۸۰ روپے ۵۰ پیسے (۴۲۰۹۸۶-۵۰)
۱۰-	اوتھل	ایک لاکھ ۸۷ ہزار ۳۸ روپے چھ پیسے (۲۳۶۵۸۳-۸۲)	دو لاکھ ۴۸ ہزار ۵۲ روپے ۳ پیسے (۵۳۲۲۳۵-۲۲)
۱۱-	لورالائی	دو لاکھ ۲۶ ہزار ۴۰۹ روپے نو پیسے (۲۲۶۴۰۹-۰۹)	۵ لاکھ ۳۲ ہزار ۲۳۵ روپے ۲۲ پیسے (۵۳۲۲۳۵-۲۲)
۱۲-	زیارت	۵۶ ہزار ۶۸۵ روپے ۵۸ پیسے (۵۶۶۸۵-۵۸)	ایک لاکھ ۳۷ ہزار ۴۳۳ روپے (۱۳۷۴۳۳-۰۰)
۱۳-	خضدار	۳ لاکھ ۳۹ ہزار ۶۴۳ روپے (۳۳۹۵۴۳-۰۰)	۵ لاکھ ۷۲ ہزار ۱۴۱ روپے (۵۷۲۱۴۱-۰۰)
۱۴-	ڈیرہ بگٹی	ایک لاکھ ۸۵ ہزار ۸۴۴ روپے	دو لاکھ ۳۹ ہزار ۱۹۴ روپے

		(۱۸۵۸۴۴-۰۰)	(۲۳۴۹۹۴-۰۰)
۱۵-	ونجگور	۹۵ ہزار ۸۴۳ روپے (۹۵۸۴۳-۰۰)	ایک لاکھ ۸۸ ہزار ۴۵ روپے ۵۶ پیسے (۱۸۸۴۵-۵۶)
۱۶-	کوہلو	ایک لاکھ ۱۱ ہزار ۵۰۹ روپے دو پیسے (۱۱۱۵۰۹-۲۰)	ایک لاکھ ۷۹ ہزار ۹۵۹ روپے (۱۷۹۹۵۹-۰۰)
۱۷-	پشین	دو لاکھ ۳۶ ہزار ۴۸۳ روپے ۸۲ پیسے (۲۳۶۴۸۳-۸۲)	۴ لاکھ ۸۹ ہزار ۹۹۵ روپے ۴۰ پیسے (۴۸۹۹۹۵-۴۰)
	ٹوٹل	آمدن	اخراجات
		۳۱ لاکھ ۸ ہزار ۴۲۶ روپے ۷۳ پیسے (۳۱۰۸۴۲۶-۷۳)	۸۲ لاکھ ۱۴ ہزار ۳۵ روپے ۷ پیسے (۸۲۱۴-۳۶-۷۱)

انڈے کی قیمت فی درجن ۲ روپے اور برائلر مرغی فی کلو = ۲۸ روپے اور ناکارہ مرغی بحساب = /۲۵ روپے سے ۳۰ روپے تک فروخت کئے جاتے ہیں۔

○ **وزیر محکمہ پرورش حیوانات۔** معذرت کی بات نہیں ہے۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** اس پر میں ایک ضمنی سوال کروں گا میرے خیال میں اگر آپ اجازت دیں گے جناب اسپیکر جیسا منسٹر صاحب کہتے ہیں جواب بہت لمبا ہے میں صرف یہ سوال کروں گا کہ آپ کا انٹرسٹ ہے کہ آپ مرغیاں یا انڈے سپلائی کرتے ہیں یا گورنمنٹ کا انٹرسٹ ہے وہ اپنا انٹرسٹ لگا کر لوگوں کو یہ دے رہے ہیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** انٹرسٹ سے کیا مراد ہے؟

○ **وزیر محکمہ پرورش حیوانات۔** بہرحال ہم کوشش کرتے ہیں کہ انٹرسٹ کے بغیر لوگوں کو سستا فراہم کریں۔ باقی پرائیویٹ مارکیٹ میں اس کے مقابلے میں ہم کم قیمت پر فراہم کرتے ہیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** اگلا سوال۔

☆ **۳۱۲ میر عبدالکریم نوشیروانی۔** کیا وزیر امور پرورش حیوانات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ حیوانات سرکاری نرخ پر مختلف جانور فروخت کرتا ہے؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو سال ۱۹۸۹ء تا ۳۰/ مئی ۱۹۹۱ء کے دوران کل کتنے مالیت کے جانور فروخت کئے ہیں۔ نیز کلو کی قیمت کس قدر مقرر کی گئی تفصیل دی جائے؟

○ **وزیر امور پرورش حیوانات۔** ہاں محکمہ کے مقرر کردہ نرخ پر مختلف جانور فروخت کئے جاتے ہیں سال ۱۹۸۹ء میں ۴۷ ہزار پچاس روپے (۴۷۰۵۰) کے عوض ایک سو چار (۱۰۴) دنبے بکرے عیدالضحیٰ کے موقع پر فروخت کئے گئے ہیں اور سال ۹۱-۱۹۹۰ء میں ۶ لاکھ ۳۲ ہزار ۶۸۰ روپے =/۶۳۲۶۸۰ کی مالیت کے ۵۷۰ دنبے بکرے فروخت کئے گئے۔ زندہ دنبے بکرے =/ ۲۵ روپے فی کلو کے حساب سے عیدالضحیٰ کے موقع پر فروخت کئے جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں ۹۱-۱۹۹۰ء کے دوران ۳۵۹ مویشی بھی فروخت کئے گئے۔

جن کی کل مالیت ۱۵ لاکھ ۳۸ ہزار ۳۵۰ روپے وصول ہوئی ہے۔ مویشیوں کی قیمت کا تعین ان کی عمر جسمانی قد کاٹھ دودھ کی استعداد بچگی کی تعداد وغیرہ کے پیش نظر کی جاتی ہے۔ مویشی بانوں کی حوصلہ افزائی کے لئے نو عمر نر بچھڑے رعایتی قیمت (مبلغ ایک ہزار روپے فی بچھڑا) پر تقسیم کئے جاتے ہیں۔ سال ۹۰-۱۹۸۹ء کے دوران ۱۸۸ بچھڑے اور سال ۹۱-۱۹۹۰ء کے دوران ۱۷۳ بچھڑے تقسیم کئے گئے۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** (ضمنی سوال) جناب اسپیکر صاحب۔ منسٹر متعلقہ نے فرمایا تھا کہ ہم عیدالضحیٰ کے موقع پر ۲۵ روپے فی کلو کے حساب سے فروخت کرتے ہیں بازار کا ریٹ اس وقت ۵۰ روپے ہے اور ۵۵ روپے فی کلو بھی ہے اگر آج پانچ روپے فی کلو کم کریں تو زیادہ بہتر نہ ہوگا۔ دوسرا میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ---------

○ **جناب اسپیکر۔** پہلے اس ضمنی سوال کا جواب آنے دیں۔ اس کے بعد دوسرا ضمنی سوال کریں۔

○ **وزیر امور پرورش حیوانات۔** جناب والا۔ بازار کا ریٹ ۵۰ روپے فی کلو ہے اور ہم ۲۵ روپے فی کلو دے رہے ہیں میرے خیال میں یہ کوئی گناہ تو نہیں ہے لوگوں کے فائدہ کے لئے دے رہے ہیں۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** جناب اسپیکر۔ میرے خیال میں اس پر گورنمنٹ کو زیادہ نقصان ہے۔ آپ بازار سے پانچ روپے کم کریں تو یہ میرے خیال میں زیادہ بہتر ہوگا۔ اس طرح اس میں نقصان بھی نہیں ہوگا اور مال مویشی کی بھی نکاسی ہوگی۔

○ **جناب اسپیکر۔** آپ ان کے ریٹ کو بڑھوانا چاہتے ہیں۔

○ **وزیر امور پرورش حیوانات۔** یہ آپ کی بات محکمہ کے لئے فائدہ کی ہے اس پر غور کریں گے۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** جناب اسپیکر۔ ضمنی سوال ایک اور میرا ہے کہ اس وقت فریزئین گائیں آپ کے پاس کتنی ہیں۔ اس موجودہ حالات میں۔

○ **وزیر امور مویشی جو حیوانات۔** جناب والا۔ یہ آپ کا ایک نیا اور الگ سوال ہے۔ آپ اسے لکھ کر دے دیں۔ تو میں آپ کو اس کا تفصیلی جواب دے دوں گا۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** جناب والا۔ وزیر موصوف نے ابھی فرمایا تھا کہ بچھڑے کونسی گائیں ہیں پاکستانی گائیں ہیں فریزئین ہیں یا رشیا کی ہیں-----(مداخلت)

یہ سوال میں نے مولانا صاحب سے نہیں پوچھا ہے۔ ہم نے مولانا صاحب سے جس دن پوچھنا تھا پوچھ لیا اب وہ وقت تو گیا۔ میں منسٹر کنسرن سے پوچھنا چاہتا ہوں۔

○ **جناب اسپیکر۔** آپ منسٹر کنسرن سے کیا پوچھنا چاہتے ہیں۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** جناب والا۔ میں ان سے بچھڑوں کے متعلق پوچھنا چاہتا ہوں کیونکہ انہوں نے بچھڑوں کا نام لیا ہے یہ جو گائے ہوتی ہیں ان کے بچھڑے۔ یہ فریزئین گائے کے بچھڑے ہیں یا کوئی اور ہیں؟

○ **وزیر امور پرورش حیوانات۔** جناب والا۔ دونوں قسم یعنی فریزئین اور بھاگناڑی۔ دونوں قسم کی فروخت کی جاتی ہیں۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** جناب والا۔ فریزئین بچھڑے کی ایک کی کیا قیمت آپ نے رکھی ہے۔

○ **وزیر امور پرورش حیوانات۔** جناب والا۔ ایک ہزار روپے فی۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** جناب والا۔ یہ تو بہت سستے ہو رہے ہیں۔

○ **وزیر امور پرورش حیوانات۔** جناب والا۔ یہ ہر ایک کو نہیں ملتے ہیں۔ جن کے پاس گائے ہیں ہم انہیں دیتے ہیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** حسین اشرف صاحب آپ کا جواب ہوگیا۔ ارجن داس صاحب کے بعد خان صاحب ضمنی سوال پوچھیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ ارجن داس کے سوال کے بعد آپ پوچھ سکتے ہیں۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب والا۔ میرا ضمنی سوال ہے کہ۔
خان عبدالحمید خان صاحب اگر آپ ضمنی سوال پوچھنا چاہتے ہیں تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔ جناب میں یہ گذارش کر رہا تھا کہ جیسے وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ اور اس پر معزز ممبر نے یہ تنقید کی ہے کہ ۲۵ روپے فی کلو اس چیز کی وضاحت کی جائے کہ یہ زندہ حالت میں ہے یا بعد از ذبح

○ **جناب اسپیکر۔** وزیر کنسرن وہ یہ فرماتے ہیں کہ ۲۵ روپے فی کلو زندہ حالت میں ہے یا بعد از ذبح

○ **وزیر امور پرورش حیوانات۔** جناب والا۔ یہ ہم زندہ وزن کے حساب سے دنبے بکرے فروخت کرتے ہیں۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب والا۔ آپ نے فرمایا تھا کہ یہ گورنمنٹ کا نقصان ہے پھر تو میرے خیال میں ٹھیک ہے اور میرے خیال میں ان کو دنبے اور بکرے دیں۔ پھر تو آپ ۲۵ روپے کلو ضرور دیں۔

○ **وزیر امور پرورش حیوانات۔** جناب والا۔ پھر تو میں آپ دونوں کی باتیں محکمہ کے سامنے رکھوں۔

○ **جناب اسپیکر۔** جناب عبدالحمید خان صاحب آپ کا کوئی سوال تھا۔

○ **مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی۔** جناب والا۔ میرا یہی سوال تھا جو ارجن داس صاحب نے کیا۔

○ **جناب اسپیکر۔** سوال نمبر ۳۳۶ میر عبدالکریم نوشیروانی کا ہے۔

☆ ۳۳۶ **عبدالکریم نوشیروانی۔** کیا وزیر امور پرورش حیوانات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔
جانوروں کے تحفظ اور اچھی نسل کی بھیڑیں پالنے کے لئے صوبہ کے کن کن اضلاع کو کس قدر فنڈز دیئے گئے ہیں ضلعوار تفصیل دی جائے؟

○ **وزیر امور پرورش حیوانات۔** جہاں تک جانوروں کو تحفظ پہنچانے کا تعلق ہے۔ محکمہ نے تمام

صوبے میں ۵۲ وٹرنری ہسپتال اور ۴۵۰ وٹرنری ڈسپنسریاں قائم کی ہیں اور اس کے ساتھ ہر ضلعی ہسپتال میں تشخص کے مراکز قائم کئے ہیں۔ جانوروں کی بیماریوں کی بروقت تشخیص کی جاتی ہیں اور مالداروں کو علاج و ٹیکہ جات برائے متعدی امراض مفت بہم پہنچایا جارہا ہے۔

بھیڑوں کی اچھی نسل کی ترقی کے لئے سال ۸۸-۱۹۸۷ء تا ۹۰-۱۹۸۹ء کے دوران ترقیاتی اسکیم مکمل کی گئی ہے۔ اس اسکیم کے تحت بھیڑیں پالنے والے مالداروں میں نسل کشی کے لئے اچھی نسل کے مینڈھے تقسیم کئے گئے اسکیم کے لئے ضلع وار فنڈ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱۔	ضلع قلات	=/۱۲۵۰۰۰ روپے
۲۔	ضلع لورالائی	=/۲۵۰۰۰۰ روپے
۳۔	ضلع خاران	=/۱۳۵۰۰۰ روپے
۴۔	ضلع کوہلو	=/۷۷۵۰۰ روپے
۵۔	ضلع ڈیرہ بگٹی	=/۶۷۵۰۰ روپے
۶۔	ضلع خضدار	=/۶۰۰۰۰ روپے
۷۔	ضلع ژوب	

میر عبدالکریم نوشیروانی۔ جناب اسپیکر۔ ضمنی سوال۔ میں منسٹر کنسرن سے معمولی سا سوال کروں گا کہ میرے خیال میں منسٹر صاحب بھی تھک گئے ہیں۔ جناب والا۔ آپ مال مویشی کے تحفظ کے لئے کیا کر رہے ہیں؟ پچھلے سال رخشاں میں ہمارے مال مویشیوں میں کافی بیماری پھیل گئی تھی۔ ہم نے یہاں دواؤں کی ڈیمانڈ کی۔ انہوں نے ہمیں کہا کہ ہمارے پاس ادویات کی کمی ہے اور دوائیں نہیں ہیں اور جواب میں یہ دیا ہوا ہے کہ علاج کے لئے ٹیکہ جات مفت بہم پہنچائے جارہے ہیں۔ تو جناب یہ دوائیں آپ ہر ضلع کو کس مقدار سے تقسیم کرتے ہیں۔ جو بروقت بیماریوں کی روک تھام کرے۔ دواؤں کے لئے ہم اب بھی کوشش کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس نہیں ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** میں ڈاکٹر عبدالمالک صاحب اور محمد عاصم کرد سے گذارش کروں گا کہ اگر وہ آپس میں کوئی بات کرنا چاہیں تو وہ ڈیکورم کا خیال رکھیں۔

○ **وزیر امور پرورش حیوانات۔** جناب والا۔ بہرحال میں میر صاحب سے یہ کہتا ہوں کہ اگر آپ

کو محکمہ سے کوئی شکایت ہے تو آپ سیکریٹری صاحب سے اور ڈی جی صاحب سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے دوائی مانگی اور آپ نے ہمیں نہیں دی اگر انہیں دوا نہ ملے تو میں خود ان کی اس سلسلہ میں مدد کروں گا۔ دوائی ڈسپنسریوں کی تعداد کے مطابق تقسیم کی جاتی ہے۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** جناب اسپیکر۔ منسٹر صاحب فرماتے ہیں کہ ڈسپنسریوں کی تعداد کے مطابق تقسیم کی جاتی ہے جناب والا۔ ایسے بھی علاقے ہیں جہاں مال مویشی کی تعداد زیادہ ہوتی ہے اور یہ علاقے مال مویشی کے لحاظ سے بلوچستان میں top پر ہیں۔ آپ مہربانی فرمائیں ایسے علاقوں میں زیادہ توجہ دیں تا کہ ان دواؤں کی وجہ سے مال مویشی کو بیماریوں سے بچایا جائے۔

○ **وزیر امور پرورش حیوانات۔** جناب والا۔ انشاء اللہ ہم کوشش کریں گے کہ دوائیں آپ کی ضرورت کے مطابق آپ کو ملیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** اگلا سوال ہے ۳۸۵ میر عبدالکریم نوشیروانی کا ہے۔

☆ **۳۸۵ میر عبدالکریم نوشیروانی۔** کیا وزیر امور پرورش حیوانات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع خاران میں ڈیری فارم اور پولٹری فارم کی بلڈنگ مکمل ہے؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ فارموں میں تاحال پوسٹوں کی منظوری نہ دینے کی کیا وجوہات ہیں؟

○ **وزیر امور پرورش حیوانات۔** خاران میں ڈیری فارم اور پولٹری فارم کی عمارات تعمیر کرنے کی اسکیم ۸۹-۱۹۸۸ء میں محکمہ تعمیرات نے شروع کی تھی۔ اسکیم سول ورکس تقریباً مکمل ہیں مگر مندرجہ ذیل کام ابھی مکمل کرنے باقی ہیں۔

۱۔ پانی کی سپلائی مکمل کرنا۔ جس میں ٹیوب ویل سے عمارات تک پائپ لائن ڈالنا۔ پانی ذخیرہ کرنے کے لئے ٹینکی کی تعمیر اور ایک عدد ڈیزل ٹربائن کی فراہمی تا کہ ٹیوب ویل سے پانی نکالا جاسکے۔

۲۔ بجلی کی فراہمی کا کام۔

۳۔ ڈیری فارم کے شیڈ کے اندر گائیوں کو الگ الگ باندھنے کے لئے پائپ لگانے کا کام اور دروازے لگانے کا کام بقایا ہے۔

جب یہ فارم مکمل ہو کر محکمہ تعمیرات ہمارے حوالے کرے گا اس وقت پوسٹوں کی منظوری حکومت سے لی جائے گی۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** جناب اسپیکر صاحب۔ وزیر صاحب نے بہت اچھی بات کی ہے جب چھ سات ماہ پہلے وزیراعلیٰ میر تاج محمد جمالی صاحب خاران تشریف لائے تھے انہوں نے اس بلڈنگ کا معائنہ بھی کیا تھا اور کہا تھا کہ اسے جلد مکمل کر کے حاصل کیا جائے۔ مگر آج چھ سات ماہ گذر جانے کے باوجود یہ بلڈنگ ادھوری ہے ہم صرف یہ کہتے ہیں کہ کب اس بلڈنگ کو Take over کریں گے اور اس میں لوگوں کی جو تعیناتی ہے کب کریں گے اس چیز کی یقین دہانی کرائی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** وزیر صاحب اس کا جواب دیں۔

○ **وزیر امور پرورش حیوانات۔** اس کے لئے تو ہم کوشش کر رہے ہیں کہ یہ بلڈنگ ہمیں جلد سے جلد مل جائے۔ اس بلڈنگ کو کافی مکمل بھی کر لیا گیا ہے اور جہاں تک پوسٹوں کا تعلق ہے اس کے متعلق بھی ہم نے آپ کو آگاہ کر دیا ہے کہ آپ نے جن لوگوں کی درخواستیں دی ہیں ان میں سے ہم نے ایک دو کو لے لیا ہے اور آپ سے کہا ہے کہ ان کے آرڈر آپ حاصل کریں۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** شکریہ جناب وزیر صاحب۔ یہ میرا سوال جنرل ہے تمام ممبران کے لئے ہے آپ اگر کسی جگہ تعیناتی کرتے ہیں یا کوئی دیگر کام کرتے ہیں تو اس حلقے کے ایم پی اے کو اعتماد میں لیں اور کوئی وزیر صاحب کسی ایم پی اے کے حلقے میں مداخلت نہ کرے یہ اس ایم پی اے کا حق ہے۔

وزیر لائیو اسٹاک۔ یہ کسی ایم پی اے کا حق نہیں ہے یہ سارے صوبے کے لئے پوسٹیں ہوتی ہیں اور یہ نشستیں سارے صوبے کے لئے ہوں گی جو اہل ہوگا اور معیار پر پورا ہوگا اس کی تقرری عمل میں لائی جائے گی اگر دو تین پوسٹیں ہوں اور اس کے لئے دو چار سو درخواستیں ہوں گی تو ظاہر ہے تمام کو تو نہیں لیا جاسکتا۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** اس وقت جناب والا۔ آخر میں وقفہ سوالات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ کہوں گا کہ کوئی وزیر صاحب کسی دوسرے ایم پی اے کے حلقے میں مداخلت نہ کرے اور یہ کسی وزیر کو اجازت نہیں ہونی چاہئے کہ ناجائز مداخلت کرے یہ سسٹم بالکل ختم ہونا چاہئے اگر کوئی ایم پی اے ہے تو اس کو اس حلقے

کے عوام نے ووٹ دیا ہے اور اس کو عوام کا اعتماد ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** یہ سوال سے متعلق نہیں ہے۔

(رخصت کی درخواستیں)

جناب اسپیکر۔ سیکریٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

○ **محمد حسن شاہ۔ (سیکریٹری اسمبلی)۔** جناب ارجن داس بگٹی ایم پی اے نے درخواست دی ہے کہ نواب محمد اکبر خان بگٹی میر ظہور حسین خان کھوسہ اور ملک کرم خان نجک صاحب آج نجی کام کی وجہ سے اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتے ہیں انہیں اجلاس سے آج کی رخصت دی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** سوال یہ ہے کہ رخصت منظوری کی جائے۔(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی۔ میر صالح محمد بھوتانی نے درخواست دی ہے کہ انہیں نجی کاموں کے سلسلے میں کراچی جانا ہے اور آج کے اجلاس میں شریک نہیں ہوسکتے انہیں آج کے اجلاس سے رخصت دی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** سوال یہ ہے آیا رخصت منظور کی جائے۔(رخصت منظور کی گئی)

سرکاری کارروائی برائے قانون سازی

○ **جناب اسپیکر۔** وزیر زراعت صاحب مسودہ قانون کی بابت تحریک پیش کریں۔

بلوچستان زرعی پیداواری منڈیوں کا مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۱ء مسودہ قانون نمبر ۳۔ مصدرہ ۱۹۹۱ء

○ **مولانا امیر زمان۔(وزیر زراعت)۔** جناب والا۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان زرعی پیداواری منڈیوں کا مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۱ء کو زیر غور لایا جائے اور اس قانون کی کلاز ۲۱۔ ذیلی کلا ۲ جوکہ اسلامی قانون کے خلاف ہے اس کو مسودہ قانون سے خارج کیا جائے۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب والا۔ وزیر زراعت صاحب نے جو یہ مسودہ قانون پیش کیا ہے اور یہ کاغذات کا پلندہ مجھے آج دیا گیا ہے جب تک اس میں مکمل اسٹڈی نہ کی جائے اس کی افادیت کیا ہے کہ اس کے اثرات مثبت انداز میں جائیں گے اس کے مکمل مطالعہ کے لئے وقت دیا جائے یہ پلندہ آج دیا گیا ہے۔

○ **نواب محمد اسلم رئیسانی۔ (وزیر خزانہ)۔** جناب والا۔ پوائنٹ آف کلیریفکیشن یہ جو معزز ممبر صاحب نے کہا ہے کہ یہ کاغذات کا پلندہ آج دیا گیا ہے میں ان کی اطلاع کے لئے عرض کروں کہ یہ کاغذات اس ایوان میں پہلے دیئے گئے تھے اور یہ کاغذات تین تاریخ کو دیئے گئے تھے۔

○ **جناب اسپیکر۔** یہ کاغذات بہت پہلے پیش ہوئے ہیں۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب والا۔ ہم یہاں پہلے نہیں تھے اس لئے کہہ رہا ہوں وقت دیا جائے ہمیں تو یہ آج ملے ہیں اس کے لئے وقت دیا جائے تاکہ ہم اس کا مطالعہ کریں اور دیکھیں کہ اس کے کیا نتائج ہیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** اس کی اسٹڈی کے لئے وقت دیا گیا تھا اور بعد میں آج کا دن اس کے لئے رکھا گیا ہے۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب والا۔ ہمیں تو یہ آج ملا ہے میں اپنے حوالے سے بات کر رہا ہوں اور میں نے کہا کہ اس کے لئے وقت دیا جائے اس کا جواب نہیں دیا گیا ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** یہ مسودہ قانون کافی پہلے پیش کیا گیا تھا اور اس کو آج رکھا گیا ہے کہ اس پر آج بحث کی جائے اور اس میں وزیر زراعت نے ترمیم پیش کی ہے۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب والا۔ میں یہاں نہیں تھا آپ پہلے مری بات سنیں پھر آپ کی مرضی ہے حسب عادت جو بھی امپوز کرنا چاہیں کریں۔ ہم سنیں گے یہ آپ کا فرض ہے کہ بحیثیت اسپیکر سنیں میں یہاں نہیں تھا میں بحیثیت ممبر اس کا مطالعہ نہیں کرسکا ہوں۔ میں کہہ رہا ہوں کہ اس کے لئے وقت دیا جائے آپ سن کر پھر اپنا فیصلہ Impose امپوز کریں۔

○ **مسٹر سعید احمد ہاشمی (وزیر قانون)۔** جناب اسپیکر۔ اگر اجازت ہو تو میں اس کے نکتے کو Clarify کروں کہ ڈاکٹر صاحب درست فرما رہے تھے لیکن کہ سیکشن ۲۳ کے تحت

23. Business of the Assembly shall classifeid as :-

(i) Government business, or

(ii) Private Member's business.

95. (i)۔ مگر(۲) ۹۵ کے تحت:۔

(ii) amendments to clause in the order in which if agreed to, they will stand in the amended Bill, provided that if a proposed amendment be withdrawn a prior amendment may be moved, and provided further that it shall be in the discretion of the Speaker to allow an amendment to a clause a though the Assembly has passed to the subsequent clauses of the Bill;

ہم یہ مسودہ قانون پیش کر چکے ہیں اور آج اس پر بحث ہوگی یہ آپ کی صوابدید پر ہوگا کہ آپ اس میں ترمیم کی اجازت دے دیں۔ وزیر صاحب سے گذارش ہے کہ جب منظوری کا مرحلہ آئے تو وہ اس ترمیم کو ساتھ پڑھ دیں۔ ابھی تک یہ مسودہ قانون منظور نہیں ہوا ہے۔ ترمیم کا وقت ہے اور آپ کسی تحریک کے لئے اجازت دے سکتے ہیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** قواعد کے تحت ہم نے کارروائی کو چلانا ہے قواعد کے تحت بات ہوگی۔ امپوز Impose کرنے والی کوئی بات نہیں ہے۔

○ **ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ۔** جناب والا۔ قواعد انضباط کار کی کلاز ۹۳ (۳) سے یہ تحریک متضاد ہے ابھی تک ترمیم بل پیش نہیں ہوا اور اسمبلی سے منظور نہیں ہوا اور اب اس میں ترمیم لائی جارہی ہے میں سمجھتا ہوں کہ جب مسودہ قانون آج پاس ہی نہیں ہوا ہے۔ اس میں آج ترمیم پیش نہیں ہوسکتی ہے ترمیم کے لئے پورے دو دن پہلے نوٹس دینا ہوگا۔

○ **جناب اسپیکر۔** مولانا امیر زمان صاحب آپ نے کس دفعہ میں ترمیم پیش کی ہے۔

○ **مولانا امیر زمان۔(وزیر زراعت)۔** جناب میں نے کلاز ۲۰ کی ذیلی دفعہ ۱۱ میں ترمیم پیش کی ہے یہ اسلامی قانون سے متصادم ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** ڈاکٹر صاحب آپ نے کس دفعہ کی بات کی ہے؟

○ **ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ۔** یہ بل منظور ہی نہیں ہوا ہے جب یہ منظور ہوگا پھر اس میں ترمیم لائی

جاسکے گی اور ترمیم کے لئے پورے دو دن کا کلیئر نوٹس دینا ہوتا ہے ابھی تک مسودہ قانون منظور ہی نہیں ہوا ہے تو اس میں ترمیم کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ یہ قواعد سے متصادم ہے۔

میں تو سمجھتا ہوں کہ ٹیکنیکلی اس میں اسپیکر صاحب کو یہ right نہیں ہے جو کلاز نمبر ۹۳ میں دیا گیا ہے۔ اس میں یہ ہے کہ اس میں کلیئر کٹ (Clear cut) ہے کہ جس قانونی مسودہ کو آپ لانا چاہتے ہیں یا اس میں ترمیم کرنا چاہتے ہیں۔ اس کو کلیئر کٹ آپ نے دو دن کا نوٹس دینا ہوگا۔ اس میں میرا خیال ہے کہ یہ اسپیکر صاحب کی صوابدید پر نہیں ہے۔

○ **وزیر قانون۔** میں بھی جناب اسپیکر اس کو زیادہ-------

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب اسپیکر۔ ایک چیز ہے یہ آج نہیں ہو بلکہ تین چار دن کے بعد ہو تو اس پر آپ کیوں Stress کر رہے ہیں اور کنسرنڈ منسٹر جس طرح لاء اینڈ پارلیمانی افیئرز یہ بتا رہے ہیں کہ یہ اچانک پیش ہوا۔ وہ خود بھی اس فلور آف دی ہاؤس پر ایڈمٹ کرتے ہیں کہ یہ اچانک پیش ہوا' دو دن کے بعد اس کو پیش کردیں جب تک صحیح معنوں میں اس پر اسٹڈی کیا جائے تو اس میں قباحت کیا ہے؟ میرا خیال ہے کہ اگر صحیح معنوں میں یہ کاغذات وزیر زراعت پیش کریں گے۔ میں بڑے ادب سے کہوں گا کہ وہ خود بھی اس فلور آف دی ہاؤس پر ڈیفائن (define) کریں کہ اس کے مثبت پہلو کیا ہیں اور منفی پہلو کیا ہیں؟ وہ یہ نہیں بتا سکیں گے۔ اگر آپ مداخلت نہ کریں ان کی جگہ پر جناب اسپیکر--- یہاں ہر ایک چیز عوام کے لئے ہے یہاں پر اراکین اور منتخب نمائندے بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہر چیز کو (Impose) کر رہے ہیں اور پاس کیا جارہا ہے۔ اس کی افادیت لوگوں کے لئے کچھ ہو نہیں رہی ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** یہ آپ بار بار امپوز کی بات کر رہے ہیں۔ آپ کو صحیح طرح سے' اچھی طرح پتہ بھی ہے کہ یہ بل آیا ہے۔ انہوں نے------

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب اسپیکر۔ میں تو اس پوائنٹ پر ہوں۔ میں نے پہلے کہا کہ میں یہاں پر نہیں تھا۔

○ **جناب اسپیکر۔** اسمبلی فنکشن میں تھی' اجلاس ہورہا تھا۔ یہ ہاؤس کی کارروائی ہے----(مداخلت)

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب اسپیکر۔ ایک چیز ہے اگر ہاؤس کی کارروائی یہ ہے' ہاؤس کی

کارروائی یہ بھی ہے کہ اگر کوئی ممبر جس دن چھٹی لیتا ہے اس کے گھر پر یہ کاغذات کیوں نہیں پہنچائے جاتے ہیں؟ جناب اسپیکر اس کے بارے میں آپ نے اس ایوان میں کئی دفعہ کمٹمنٹ (Commitment) کیا ہے کہ جی یہ چیز ہوگی، عملدرآمد تو جی کچھ نہیں ہو رہا ہے۔

○ **وزیر قانون۔** جناب اسپیکر صاحب تین تاریخ کو یہ کاغذات ہمارے پاس تھے۔ جس دن یہ تحریک پیش ہوئی تھی۔ اس حد تک اس وقت ہم بحث کرسکتے ہیں کہ یہ ترامیم جو وہ پیش کرنا چاہتے ہیں یا کلاز کو حذف کرانا چاہتے ہیں؟ کیا یہ ہاؤس اس کی (leave) دیتا ہے یا نہیں؟ یہ leave لے لیں آپ ہاؤس سے۔ بحث تو اس پر آج ہوگی اور بحث کے بعد ہی یہ منظور ہوگا۔

میر ہمایوں خان مری۔ جناب میں نے تو کہا کہ ٹھیک ہے جناب بحث تو ہوگی۔ جب ایک ممبر اس ڈاکومنٹ (document) کو خود اسٹڈی نہیں کرے گا تب وہ کیا بحث کرے گا؟ میں نے جناب اسپیکر کو یہی کہا اس دن یہاں پر ان کا فرض تھا کہ یہ ڈاکومنٹس ہمیں پہنچا دیئے جاتے۔ ہمیں تو نہیں ملے تھے۔ یہ ہمارے سامنے ابھی رکھے گئے ہیں۔ ابھی ہم اس کو کیا پڑھیں گے اور ہم اس پر کیا بحث کریں گے؟

○ **جناب اسپیکر۔** سوال یہ ہے کہ بلوچستان زرعی پیداواری منڈیوں کے مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۱ء کو فی الفور زیر غور لایا جائے اور آیا سوال یہ ہے کہ یہ جو انہوں نے دفعہ ۲۱ کی کلاز ۱۱ کو حزف کرنے کے لئے تحریک پیش کی ہے------(مداخلت)

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب اسپیکر میں پھر یہاں پر اپنے پوائنٹ کو ٹریس کروں گا، یہ بار بار ہم نے یہاں پر ٹریس کیا ہے کہ آپ بحیثیت ایک اسپیکر آپ impartial نہیں ہیں۔ آپ ہماری باتیں سنتے نہیں ہیں۔ بار بار ہم یہ کہتے ہیں آپ کو یہ محسوس نہیں ہوتا ہے۔ آپ نے اس اسمبلی کو بحیثیت ایک پارٹی بنایا ہے اور مذاق بنایا ہے۔ جب آپ ہماری اس بات کو یہاں پر سنتے نہیں ہیں لہٰذا اس پوائنٹ پر ہم واک آؤٹ کرتے ہیں

اس موقع پر جمہوری وطن پارٹی کے اراکین نے واکٹ آؤٹ کیا۔

○ **ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ۔** جناب اسپیکر صاحب آپ ترمیم کے بارے میں اپنی رائے دیں کہ آیا یہ پھر رولز آف بزنس میں یہ جو لکھے ہوئے ہیں یہ غلط ہیں؟ اس بارے میں آپ اپنی رائے دیں۔

○ **وزیر قانون۔** جناب اسپیکر میں یہ گذارش کروں گا کہ جہاں تک ترمیم کا تعلق ہے آج اسے زیر غور

لایا جائے۔ ترمیم کے لئے وقت دے دیا جائے تا کہ پھر ہم اس ترمیم کو کنسڈر (Consider) کریں (in writing) اس حد تک بات درست ہے کہ تحریری طور پر اس وقت ممبر حضرات کے ساتھ موجود نہیں ہے۔ کونسی کلاز میں کیا لانا چاہتے ہیں اگر آپ اور ہاؤس یہ اجازت دے دیں تو اس کے لئے ہم وقت دے دیتے تھے۔ دوسری صورت میں جب یہ پاس ہوتا ہے تو اس وقت ہم کلاز کو کنسڈر (Consider) کرسکتے ہیں۔

○ **وزیر زراعت۔** جناب اسپیکر۔ یہ چونکہ ایک اسلامی دفعہ ہے لہٰذا ہمیں جب بھی پتہ چلے اس وقت ہم نے اس دفعہ کو اٹھانا ہے۔ چونکہ یہ ایک اسلامی دفعہ ہے اور ہم سے تعلق رکھتا ہے اس سے پہلے بھی ہم نے ڈاکٹر عبدالمالک صاحب سے گذارش کی تھی کہ اس کو آپ اگر چھوڑ دیں تو اچھا ہے۔

○ **ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ۔** نہیں مجھے اختلاف نہیں ہے۔ مسئلہ اسلامی دفعہ کا نہیں ہے۔ میں کہتا ہوں ایک چیز ہے ٹیکنیکل ابھی میں اس کو ایک ترمیم دینا چاہتا ہوں آپ یقیناً اسپیکر صاحب میرے ترمیم کو نہیں مانیں گے۔ آپ کہیں گے کہ جی آپ نے دو دن پہلے مجھے (in written) میں کیوں نہیں دیا تھا؟ میں ٹیکنیکل مسئلہ پر بات کر رہا ہوں۔ دفعہ میرے سامنے آجائے گا تو میں اس کو پڑھونگا اس سے میں متفق ہوں گا یا نہیں ہوں گا یہ بعد کی بات ہے۔ لیکن میں یہاں پر ترمیم کے ساتھ اتفاق نہیں کرسکتا۔ کیونکہ ہمیں جو یہ بل ایک ہفتہ پہلے دیا گیا تھا اس طرح وزیر صاحب کو بھی دیا گیا تھا' انہوں نے بنایا' خود تمام پراسیس کو ایک دن نہیں لگا ہے اسے تین چار مہینے لگے ہیں تو میں ایک ٹیکنیکل مسئلہ پر آرہا ہوں۔ ایک پوائنٹ پر جو رولز آف بزنس میں دیا گیا ہے۔ اس میں' میں دیکھوں گا کہ آیا اس میں مجموعی طور پر سوسائٹی پر اس کے اثرات کیا ہوں گے؟ میرا زور ٹیکنیکل پوائنٹس پر ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** اس بل پر اگر کسی رکن کو کہنا ہو تو کہے تا کہ اس کو نمٹا دیں۔ اس پوائنٹ کو بعد میں ڈیسائڈ (deaide) کریں گے۔

○ **مسٹر کچکول علی بلوچ ایڈووکیٹ۔** جناب اسپیکر۔ میرے خیال میں جس دن سے ہم لوگ اس اسمبلی میں آئے ہیں' آج کا دن ایک سب سے بڑا اہم اور خوشی کا دن ہے کہ ابھی ہم نے اپنے رجحانات قانون سازی پر کی ہے۔ لیکن میں نے جو یہ بل پڑھا ہے کہ ہرچند کہ ہم لوگ (legislature) سے تعلق رکھتے ہیں' ہمارا یہ پہلا فرض ہے کہ ہم لوگ پہلے قانون سازی کریں۔ ہرچند کہ یہ جو ڈرافٹ ہے یا مسودہ ہے ہم لوگوں

نے کہیں بنایا ہے ہم ان کی تعریف اور توصیف کرلیں گے اس کو ہم نے کس حد تک پڑھا ہے یہ ایک قابل تعریف بات ہے کہ اس میں مارکیٹنگ کمیٹی یا مارکیٹ بنایا ہر ایک ضلع میں اس میں ہم یہ بھی سفارش کرلیں کہ جن علاقوں کو انہوں نے قبائلی علاقے قرار دیئے ہیں وہاں کے لوگوں نے کون سے گناہ کئے ہیں کہ ہم انہیں مارکیٹ مہیا نہ کریں؟ بلکہ ہمیں یہ چاہئے کہ ہم ان قبائلی علاقوں کو ٹاؤن سے یا میونسپلٹی سے نزدیک کریں تاکہ شہر جو ہوتے ہیں وہ ان کی افادیت سے استفادہ حاصل سکیں اور میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس مسودہ قانون کی تشہیر کی جائے اور زمینداروں کی رائے بھی اس میں شامل کئے جائیں۔ اس میں سب سے بڑی کمزوری یہ ہے کہ مارکیٹنگ کمیٹی میں آپ لوگوں نے ڈپٹی کمشنروں کو شامل کیا ہے' میں کہتا ہوں کہ اس میں ڈپٹی کمشنروں کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ لوگ اس میں اس ضلع یا ڈسٹرکٹ نمائندہ زمینداروں' کاشتکاروں' ساہوکار' آڑھتی اور مال دار لوگوں کو شامل کریں وہ اس سلسلہ میں کمیٹی تشکیل دیں کیونکہ یہ ہمارا جو سسٹم ہے وہ فرنگیوں کا ہے جو ہمیں وراثت میں ملی ہے انہوں نے ابھی تک جو بھی کام کئے ہیں انہوں نے ابھی تک ایک بھی تخلیقی کام نہیں کیا ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ یہ کمیٹیاں وغیرہ ہوں گی وہاں کے نمائندے ہوں' وہاں کے عوام ہوں' انہیں کے صلاح و مشورہ سے ہوجائے۔ کسی ڈپٹی کمشنر کی اس سلسلہ میں ضرورت نہیں ہے اور میں یہ بھی سفارش کروں گا کہ یہ جو بل بنایا گیا ہے اس میں زمینداروں' کاشتکاروں' مال دار' ماہی گیر' ساہوکار اور دکاندار وغیرہ کے لئے دکان یا مارکیٹ فراہم کی جائے۔ میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ یہ لوگ جو زراعت سے تعلق رکھتے ہیں ان کو بلاسود قرضہ دیا جائے تاکہ یہ زرعی پروگرام کے اثر سے پاک جو مارکیٹنگ کمیٹی ہوگی اس میں زمیندار ہوں گے' ساہوکار وغیرہ ہوں گے ہمارے چھوٹے چھوٹے نرخ نامہ یہی لوگ ترتیب دیں کیونکہ ڈپٹی کمشنر تو اپنی دوسری الجھنوں میں پھنسا ہوا ہوتا ہے۔ انہیں پتہ نہیں ہے کہ مارکیٹ میں سپلائی اور ڈیمانڈ یا (detrmination of price) کیا ہونی چاہئے۔ وہی لوگ جو اس میں الجھے ہوئے ہیں یا وہی لوگ جو اس مسئلہ میں منسلک ہیں خاص کر کاروباری لوگ ہمارے زمیندار' کاشتکار اور ہمارے دکاندار یہ جو کمیٹی تشکیل دیں گے میرے خیال میں (determination of price) یہ بہتر طریقے سے کرلیں گے اور یہ جو پروڈکشن ہوں گے خاص کر ہمارے جن جن علاقوں میں ہیں پیداوار کی قیمت وہاں کے کاشتکار زمیندار متعلقہ لوگ (determine) ڈیٹرمائن کریں۔ مسودہ میں کچھ ایسی چیزیں ہیں جنہیں ہم پڑھیں مثلاً ڈائریکٹر جنرل ایگریکلچر سے مراد ڈائریکٹر جنرل ایگریکلچر بلوچستان ہوگا۔ میں وزیر موصوف سے یہ کہنا چاہتا ہوں جبکہ آپ نے خود ہی یہ عہدہ ختم کیا تو اس کی یہاں مینشن کرنے کی کیا

ضرورت ہے لہٰذا اس کو بل سے نکالا جائے۔ اسی طرح ایکسٹرا اسسٹنٹ ڈائریکٹر آف ایگریکلچر اکنامکس اینڈ مارکیٹنگ مراد متعلقہ ایکسٹرا اسسٹنٹ ڈائریکٹر آف ایگریکلچر کی پوسٹ ہوں گی عہدہ موجود نہیں اس میں یہ دیکھیں کہ پوسٹ ہے عہدہ موجود نہیں۔ تو ہم کہتے ہیں کہ جب عہدہ نہیں تو اس کو کیوں درج کیا ہے۔

مسودہ قانون کے صفحہ نمبر ۳ جز ط میں ایک لفظ ہے (Grower) لیکن اردو میں اسی لفظ Lenguage کو انٹرپریٹ interpreate کرکے زرعی پیداگیر لکھا گیا ہے۔ لہٰذا مجھے اعتراض یہ ہے کہ لفظ پیداگیر کی بجائے کوئی نعم البدل لفظ تلاش کریں۔ میرے خیال میں لفظ پیداگیر کوئی مہذب لفظ نہیں ہے۔

جناب اسپیکر۔ کچکول علی صاحب یہ کس صفحے پر درج ہے؟

○ **مسٹر کچکول علی بلوچ۔** جناب اسپیکر یہ صفحہ نمبر ۳ جز ط لفظ انگریزی (Grower) ہے وہ ٹھیک ہے یہ جو لفظ زرعی پیداگیر ہے مہذب لفظ نہیں لہٰذا اس کو تبدیل کیا جائے۔

جناب اسپیکر۔ کچکول علی صاحب میں ایک بات کی وضاحت کروں کہ Legislation لیجسلیشن تقریباً تمام انگریزی میں ہے۔

○ **مسٹر کچکول علی۔** جناب اسپیکر میرے خیال میں لیجسلیٹر کی انگریزی یا اردو سے کوئی واسطہ نہیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** میں اس کی وضاحت اس طرح کروں گا کہ جو ایکٹ آرڈی نینس اصل مسودہ انگریزی میں ہے۔

○ **مسٹر کچکول علی۔** جناب آپ مجھے معاف فرمایئے۔ آپ مجھ سے زیادہ سینئر Senior وکیل رہے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ لیجسلیشن انگریزی زبان' فرانسی زبان یا رشین زبان میں ہو۔ اس پر مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ میر، کہتا ہوں کہ لفظ پیداگیر لکھا ہوا ہے وہ مناسب لفظ نہیں لہٰذا اس کی جگہ کوئی دوسرا نعم البدل لفظ زرعی کاشت کار' زرعی ساہوکار کرلیں میری یہی رائے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ پاکستان ایک زرعی ملک ہے ہماری جتنی بھی قومی پیداوار ہے وہ ہمیں زراعت سے حاصل ہوتی ہے اور جتنا بھی زرمبادلہ حاصل کرتے ہیں وہ بھی اسی زراعت کی بدولت اور ہمارا بلوچستان جس میں صنعت کے کوئی اثار دیکھائی نہیں دیتے۔ ہمارے لوگوں کی اکثریت کا ذریعہ معاش زراعت سے منسلک ہے بلوچستان کی آبی ہوا کی مناسبت سے یہاں مختلف علاقوں میں

مختلف سبزی جات اور فروٹ وغیرہ پیدا ہوتے ہیں۔ ہمارے علاقہ مکران میں کھجور کافی مقدار میں ہوتی ہے اور عراق کے بعد میرے خیال میں سب سے زیادہ کھجور مکران میں پیدا ہوتی ہے اور حالیہ امریکہ اور عراق کے درمیان جنگ چھڑی اور امریکہ نے اعلان کیا کہ عراق کھجور بین الا قوامی اسٹیٹ پہلے کی نسبت نہ خریدیں۔ میں کہتا ہوں کہ کھجور کی جو ڈیمانڈ ہو رہی ہے اور جو بلاڈ پراجیکٹ کے ایک foreigner فارنر سے میں نے discuse کی اس نے کہا کہ مکران میں خاص کر پنجگور میں کھجور کی کچھ ایسی کوالٹی ہے۔ اگر ان کو ملک سے باہر بھیجا جائے تو اس علاقے کے زمینداروں کو اچھا خاصا فائدہ ہوگا اور ملک کو کافی زرمبادلہ حاصل ہو سکے گا۔ اس سلسلے میں کہتا ہوں کہ مکران میں مارکیٹ نہ ہونے کی وجہ سے کھجور کی قیمت انتہائی کم ہے۔ حکومت کی عدم دلچسپی کی وجہ سے وہاں زمینداروں کو کافی نقصانات اٹھانے پڑتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ پاکستان کی سطح پر ایک مارکیٹ ہو اور ان کو پاکستان سے باہر بھیجا جائے۔ تا کہ یہاں کے زمینداروں کو فائدہ ہو۔

جناب اسپیکر۔ جہاں تک اس میں (amendment) کا تعلق ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ اگر اجازت ہو جناب اسپیکر اسی سلسلے میں رولز ۹۳ میں صاف واضح ہے کہ ایسی (amendment) آجائے تو آپ (discussion) کی اجازت دے سکتے ہیں۔

جناب اسپیکر۔ میں وضاحت کر رہا تھا رولز نمبر ۱۸۱ میں بھی اسپیکر کے اختیارات ہیں کہ وہ اجازت دے سکتا ہے۔ اس سلسلے میں وزیر زراعت کو اجازت دیتا ہوں کہ وہ رولز ۹۱ کے تحت ترمیمی بل پیش کریں اور اس کو بحث کے لئے بعد میں رکھا جائے گا۔

○ **جناب اسپیکر۔** اب سوال یہ ہے کہ وزیر زراعت صاحب کی مسودہ قانون نمبر ۳ میں پیش کی گئی ترمیم کو منظور کیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر۔ وزیر زراعت اگلی تحریک پیش کریں۔

○ **وزیر زراعت۔** جناب اسپیکر صاحب میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان زرعی پیداواری منڈیوں کے مسودہ قانون نمبر ۳ مصدرہ ۱۹۹۱ء کو منظور کیا جائے۔

○ جناب اسپیکر۔ تحریک یہ ہے کہ بلوچستان زرعی پیداواری منڈیوں کے مسودہ قانون نمبر ۳ مصدرہ ۱۹۹۱ء کو منظور کیا جائے۔(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر۔ مسودہ قانون منظور ہوا۔

تحریک التوا پر عام بحث

جناب اسپیکر۔ ایک تحریک التوا زیر بحث ہے تحریک التوا نمبر(۱) (۴) - (۶) اس پر مولانا عصمت اللہ صاحب کی تقریر کا موقع ہے۔

○ مولوی عصمت اللہ

اَلحَمدُ لِلّٰہِ وَ کَفٰی وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اِذْ قَالَ رَبُّکَ لِلْمَلٰٓئِکَۃِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً ط قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِیْھَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْھَا وَ یَسْفِکُ الدِّمَآءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِکَ وَنُقَدِّسُ لَکَ ط قَالَ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ○

جناب اسپیکر صاحب تعلیمی اداروں کی بندش کے سلسلے میں جو تحریک التوا پیش ہوئی تھی اس سلسلے میں دوستوں نے اچھی تقریریں کیں اور اچھی اچھی تجاویز دی میں ان دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے بلوچستان کے تعلیمی اداروں کے بارے میں اپنی فکر مندی کا اظہار کیا اور ان اداروں کو صحیح چلانے کے لئے تجاویز دی حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس کرہ ارض اپنے خلیفہ کے طور پر بھیجا ہے انسان کی خلافت کے بارے میں جب اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ انسان زمین پر خلیفہ کی حیثیت سے رہے تو احتراماً" فرشتوں نے اعتراض کیا تھا کہ انسان وہ مخلوق ہوگی جن کے درمیان خون ریزی اور فسادات ہوں گے اس کے مقابلے میں فرشتے ایک مخلوق ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ کے پر ان کی کوئی قدرت نہیں ہیشہ کے لئے ہم وقتی طور پر اللہ تعالیٰ کے تابعدار رہیں گے تو خلافت کے لئے فرشتے اچھے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو اہتمام حجت کے طور پر آدم علیہ السلام چونکہ پیغمبر تھے روحانی اور انہی علوم سے مالا مال تھے فرشتوں پر ترجیح اس بنیاد پر دیا گیا کہ آدم علیہ السلام سے انٹرویو لیا گیا اصل علوم کے بارے میں انسانی بدوباش اور انسانی ضروریات زندگی کے بارے میں تو آدم علیہ

السلام نے اس کے بارے میں بتا دیا تھا جو معلومات فرشتوں کے پاس نہیں تھے اس بنیاد پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آدم علیہ السلام زمین پر خلافت کا حقدار ہے علوم اصلی علوم کی افادیت سے اور اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا اور یہی وجہ تھی کہ آدم علیہ السلام کو خلیفہ ہونے کی حیثیت سے ترجیح دی گئی بنسبت فرشتوں کے مگر سوال یہ ہے کہ ہماری تعلیمی ادارے ہم جانتے ہیں کہ بلوچستان پاکستان میں سب سے زیادہ پسماندہ صوبہ ہے اور پسماندگی کے اصل وجوہات یہ کہ بلوچستان میں و فاضل وہ دانشور وہ علماء نہیں جو کہ اس صوبے کے ۔لئے کام کریں۔ ان کے پاس درد ہو دانش ہو قوم کی عزت ہو قوم کا وقار ہو اب میں مثال کے طور پر کہہ سکتا ہوں کہ صوبہ سرحد ایک صوبہ ہے وہ بھی چھوٹا صوبہ ہے لیکن صوبہ سرحد کے جو اعلیٰ افسر ہیں معلومات کے مطابق ۵۵ یا ۶۰ میں کوئی ۳۰، تمیں صوبہ سرحد کے اعلیٰ افسر ہیں مرکز میں اور ہمارے بلوچستان میں آپ دیکھ رہے ہیں کہ یہاں بڑے بڑے آفیسر صوبہ سرحد کے ہیں سوال یہ ہے کہ اگر بلوچستان آپ کو پیارا ہے بلوچستان آپ کا صوبہ ہے واقعتاً آپ بلوچستان کے نمائندے ہیں واقعتاً بلوچستان کی تقدیر کے فیصلے آپ کے ہاتھ میں ہے تو بلوچستان کے نوجوانوں میں تعلیم بڑھائیں اگر آپ کے طالب علم جاہل ہوں جہالت کا شکار ہوں جیسے بھی آپ ان کو ہزار مرتبہ سیاسی بنائیں سیاسی غنڈہ گردی سکھائیں لیکن غلامی آپ کی مقدر ہوگی بنیادی طور پر علم جو ہے وہ انسان کی عزت کا ضامن ہے اسی بنیاد پر آدم علیہ السلام کو اسلام کو خلیفہ بنایا گیا علمیت کی بنیاد پر خلافت دی گئی فرشتوں کے ڈیمانڈ کو مسترد کر دیا گیا ہے کہ آدم علیہ السلام کے پاس زمین اور زمین پر رہنے والوں کے بارے میں معلومات ہی اصلی عوام کی معلومات ہے وہ خلافت کے حقدار ہیں میں ان دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو کہ تعلیمی اداروں اور تعلیمی معیار کو بہتر بنانے کے لئے انہوں نے تحریک التواء پیش کیں لیکن میں بھی چند ضروری تجاویز آپ کی خدمت میں آپ کی توسط سے عرض کرنا چاہتا ہوں اگر ہم نے بلوچستان کے فرزندوں کو اپنے نوجوانوں کو تعلیم سے آراستہ کرنا ہے تو خواہش سے نہیں ہوسکتا یہ صرف اخلاص سے نہیں ہوسکتا یہ تقریر سے نہیں ہوسکتا اس کے لئے ہم نے عملی اقدامات کرنے ہیں یہ تعلیمی ادارے کی افادیت کے لئے پانچ شرائط ہیں ایک یہ کہ تعلیمی ادارے کے نظم و نسق اور نظام گورنمنٹ کے ہاتھ میں ہو اور گورنمنٹ جو کہ ایک عوام کو کنٹرول کے لئے اس کا ایک حق ہیں انتظام گورنمنٹ کے ہاتھ میں ہو ایک دوسری شرط یہ ہے کہ اہلیت کی بناء پر اساتذہ ہو جو اساتذہ پڑھاتے ہیں اگر وہ خود کچھ نہیں جانتے ہو تو جہالت ہمارا مقدر بن جاتی ہے قابل اساتذہ کی ضرورت ہے جو ہمارے طالب علم ہیں ان کی فکر ان کی توجہ علم حاصل کرنے کے لئے ہونا چاہئے اب ہم سمجھتے ہیں کہ اب ان

شرائط میں سے اگر ہم تعلیمی اداروں کا غور سے ہم اخلاص سے ہمدردی کے ساتھ جائزہ لیں تو انتظام گورنمنٹ کی بجائے اسٹوڈنٹس کی جو تنظیمیں ہیں ان کے جو لیڈر ہیں وہ انتظام چلاتے ہیں اور نوجوانوں یقیناً و پختگی نہیں ہے اپنے بارے میں اور قوم کے بارے میں ان کا اتنا اخلاص کہاں ہے ان کے ہاتھ میں انتظام ہے ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب نے فرمایا تھا اور بہت اچھا کہا تھا کہ کرپشن اور بدعنوانی کا اور بے انتظامی کا کیا عالم ہے جہاں تک میری معلومات ہے اب یونیورسٹی کے انتظامیہ سے نقد کی صورت میں کیش کی صورت میں لاکھوں روپے اسٹوڈنٹس لیڈر لے لیتے ہیں انتظامیہ مجبور ہوجاتی ہے کہیں بلوں میں اس کو اڈجسٹ کر لیتے ہیں میں نے سنا ہے کہ ایک تندور کی مرمت کے لئے (۸۰) ہزار روپے لئے ہیں میری معلومات میں کہ اسٹوڈنٹس نے گاڑی لی اور فروخت کردی ہے ابھی تک واپس نہیں دی ہے آٹھ بسیں ہیں آٹھ بسوں میں سے صرف تین قابل استعمال ہیں یہ صرف طلباء نے اپنے فنکشنوں اپنی تقریبات اور اپنے سیاسی جلسوں کے لئے استعمال کئے' ہماری معلومات کے مطابق انتظامیہ میں انڈمنسٹریشن میں یا ٹیچنگ اسسٹنٹ جو کہ ٹیچنگ اسٹاف ہیں کوئی پچاس ساٹھ ایسے اساتذہ دباؤ کے تحت تعینات کئے گئے ہیں کہ بہت نے درخواست تک نہیں دی ہیں رف کاغذوں پر تعیناتی کے آرڈر ہوئے اور وہ اس کے لئے پوسٹین سلیکشن منظور ہوئی اور نہ پوسٹین منظور ہوئی ہیں اور نہ گرانٹ کمیشن نے بجٹ دیا ہے وہ یونیورسٹی کے ضروری اخراجات سے ایک لاکھ پچاس ہزار روپ دیئے جاتے ہیں آپ کو اساتذہ کو بھی میری معلومات کے مطابق کہ سلیکشن بورڈ نے ان افراد کو نااہل قرار دیا ہے یونیورسٹی کی سنڈیکیٹ نے نامنظور کیا ہے اب کوئی نکالنے والا نہیں ہے کوئی یہ کہنے والا نہیں ہے کہ یہ اساتذہ جبکہ رف کاغذوں پر اس کی تعیناتی ہوئی ہے اور جو ادارے ہیں انہوں نے مسترد کئے ہیں انہوں نے نااہل قرار دیئے ہیں۔

اب تک وہ اساتذہ ہیں اور تنخواہ لے رہے ہیں یونیورسٹی کے ضروری اخراجات سے تنخواہ لے رہے ہیں ایسا لگ رہا ہے کہ ہمارے تعلیمی اداروں کا کوئی مالک نہیں ہے جس چیز کا مال نہ ہو وہ یقیناً بے نظمی' بدعنوانی کا شکار ہوتا ہے۔

میری معلومات ہیں کہ اساتذہ سے جو سلوک کیا جارہا ہے آپ دیکھ رہے ہیں کہ قابل پی ایچ ڈی ڈاکٹر اور اساتذہ اگر باہر سے آجاتے ہیں پنجاب سے تعلق رکھنے والا ہو جتنا بھی قابل ہو جتنا بھی ہمارے لئے ضروری ہو اسے اس بنیاد پر تنگ کیا جارہا ہے آخر وہ یونیورسٹی چھوڑ کر چلے جاتے ہیں ہم نے سنا ہے اپنے مطالبات منوانے کے لئے اساتذہ کو کمروں میں بند کئے جاتے ہیں تالے لگا دیئے جاتے ہیں وہ بے چارہ کھڑکی سے چھلانگ مار کر

نکل جاتے ہیں جب اساتذہ کا یہ عالم ہو کہ ایڈاک بیسک پر بغیر کسی اہلیت بغیر کسی منظوری ہمارے اساتذہ ہوں اور اساتذہ کے احترام کا یہ عالم ہو کہ کوئی استاد اتنا محروم ہو کہ زیادتی کی خبر کسی کو نہیں دے سکتا ہے یونیورسٹی اور کالجز کی انتظامیہ کی اجلاسیں ہوتی ہیں انہوں نے صاف کہا کہ ہم اتنے بے بس ہو چکے ہیں کہ ہم اپنی زیادتی کے بارے میں کسی کو نہیں بتا سکتے ہیں جب اساتذہ نہ ہوں انتظام لڑکوں نوجوانوں کے ہاتھ میں ہوں اور یہ بھی میں گذارش کرتا ہوں سیاسی اور سیاست کار حضرات سے کہ غریبوں کے لڑکوں کو اپنی سیاسی ضرورتوں کے لئے استعمال نہ کریں کیونکہ اسی سے آپ کی قوم کا مستقبل وابستہ ہے عالم ہونا فاضل ہونا قوم کی خدمت کرنا انہیں لوگوں سے وابستہ ہیں اگر وہ تعلیم کے زیور سے آراستہ نہ ہو تو جتنا بھی اس کو سیاستدان بنائیں جتنا بھی ان کے دلوں میں کسی نفرت ڈالیں یہ آپ کے قوم کی خدمت نہیں کرسکتا جبکہ انتظام لڑکوں کے ہاتھ میں ہو شریف اساتذہ اور قابل اساتذہ یونیورسٹی میں نہیں رہ سکتے اور جو اساتذہ ہوں وہ زبردستی اپنے آپ کو ٹھونس لیتے ہیں زبردستی اپنے آپ کو استاد بنا لیتے ہیں قابلیت ہو یا نہ ہو تو آپ کے ادارے آپ کو سیاسی غنڈہ گرد فراہم کرسکتے ہیں لیکن آپ کو دانشور فراہم نہیں کرسکتے ہیں اور یہ خواہش آپ کی بے جا ہوگی کاش ہماری قوم کا سربلند ہو میں ان حضرات سے بھی گذارش کرتا ہوں جو کہ بلوچوں کے لئے بلوچوں کی سرفرازی کے لئے کام کر رہے ہیں ان حضرات سے جو پٹھانوں کی سرفرازی کے لئے بات کر رہے ہیں میں بہت احترام سے گذارش کرتا ہوں کہ پٹھان ہو بلوچ ہو جو بھی ہو جس قوم میں تعلیم نہ ہو جس قوم میں جہالت ہو اس قوم کی غلامی اس کا مقدر ہوتی ہے اگر آپ اس قوم کو اپنے سے دیکھے شدت کرنا چاہتے ہیں تو آپ کا فرض بنتا ہے کہ نوجوانوں لڑکوں نوجوان طالب علموں کو ان کی تعلیمی صلاحیت کو سیاسی ضرورت کے لئے استعمال نہ کریں اب وہاں مقابلہ بازی اس بات پر ہے کہ کونسی تنظیم باقوت ہو تنظیم کو مستحکم بنانے کے لئے الاٹمنٹ نہیں ہوتی ہے کمرے لڑکوں کے ہاتھوں میں ہیں آپ اور ہم سب سنتے ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے ان ہاسٹلوں میں جو تعلیم حاصل کرنے والوں کے لئے بنے ہیں اس میں رکشے والے رہتے ہیں اگر آپ کی قوم ہے اگر واقعی یہ آپ کا صوبہ ہے تو میں انتہائی مخلصانہ انداز میں اس ہاؤس سے اسپیکر صاحب کے توسط سے گذارش کرتا ہوں کہ آپ اپنے یونیورسٹی کے بارے میں میری معلومات ہیں چالیس پچاس یا ساٹھ ایسے لوگ ہیں کہ دو تین سال سے اساتذہ ہیں انہوں نے درخواست بھی نہیں دی ہیں رف کاغذوں پر تعیناتی منظوری کے آرڈر دیئے گئے ہیں اور سلیکشن بورڈ نے نااہل قرار دیا ہے وہ یونیورسٹی کی سنڈیکیٹ نے نامنظور کر دیا ہے اب بھی وہ اساتذہ کی حیثیت سے بیٹھے ہیں تنخواہ کھا رہے ہیں اور

ایک لاکھ پچاس ہزار اس یونیورسٹی کے ضروری اخراجات سے یہ خرچہ آتا ہے اب گذارش یہ ہے کہ جب کہ الاٹمنٹ بھی لڑکوں کے ہاتھ میں ہے ہیں ان کے قبضے میں ہے کمرے ان کے قبضے میں ہیں داخلے ان کے قبضے میں ہیں اہلیت معیار ان کی من پسندی ہے اس اداروں سے آپ وہ ازالہ حاصل نہیں کرسکتے ان اداروں سے آپ علماء حاصل نہیں کرسکتے ان اداروں سے آپ دانشور حاصل نہیں کرسکتے بے شک آپ کو اگر سیاسی غنڈوں کی ضرورت ہے آپ ان اداروں سے حاصل کرسکتے ہیں میں گورنر صاحب جو کہ چانسلر ہے یونیورسٹی کا اس میں گذارش کرتا ہوں اس ہاؤس کے توسط سے اسپیکر صاحب کے توسط سے ان تمام اشیاء کی انکوائری کی جائے تاکہ معلوم ہو کہ اگر واقعتاً ایسے اساتذہ ہیں کہ وہ اس طرح سے ہیں جیسے میری معلومات ہیں تو اس سے زیادہ ظلم اپنے لڑکوں کے ساتھ نہیں ہوسکتا میں گذارش کرتا ہوں ہم کہتے ہیں کہ انتظامیہ نہیں ہے انتظامیہ فیل ہے انتظامیہ فیل نہیں ہے میری معلومات یہ ہیں کہ سیاسی تنظیموں کی جو ذیلی تنظیمیں ہیں اسٹوڈنٹس کے انہوں نے اپنے لیڈر انتظامیہ میں بھیجے ہیں ان انتظامیہ یونیورسٹی کی نہیں ہے بات صاف ہے انتظامیہ اسٹوڈنٹس تنظیموں کے ہیں وہ اپنی تنظیموں کے لئے کام کر رہے ہیں تعلیم کے لئے وہ کام نہیں کرتے اس وجہ سے میری گذارش یہ ہے میں پانچ چیزوں کی تجویز دیتا ہوں۔

(۱) الاٹمنٹ میرٹ کی بنیاد پر ہو جو ذیلی تنظیم جس سیاسی تنظیم سے وابستہ ہیں اس سے کہا جائے کہ آپ ہمارے بھائی ہیں آپ ہمارے خادم ہیں آپ ہماری قوم کے ہیں آپ سے ہم تعلیم حاصل کروانا چاہتے ہیں۔

(۱) یہ الاٹمنٹ میرٹ کے بنیاد پر ہو۔

(۲) دوسرا یہ کہ امتحان یا ششماہی امتحان کو اس کی اصلاح میں سمیسٹر سسٹم کہتے ہیں یہ نافذ کیا جائے تاکہ لڑکے ہمیشہ امتحان دینے کی فکر میں ہوں وہ امتحان سے غافل نہ رہے جو بدعنوانی ہوتی ہے جو پیسہ غنڈہ ٹیکس کے طور پر انتظامیہ سے لیا جاتا ہے اس پیسوں کو کتابوں اور ان کی ضروری سہولتوں پر خرچ کیا جائے اور پولیس کی ایک مستقل چوکی وہاں ہو یہاں ایک ضرورت ہے ہماری اب قومیت کے نعرے کی یہ خصوصیت ہے میں ایک واقعہ آپ لوگوں کو سناتا ہوں یہ ایک فطری بات ہے ایک غزوے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سرپرستی میں صحابہ کرام کی ایک جماعت جہاد کے لئے گئی تھی تو ایک مقام پر ایک انصاری اور ایک مہاجر کے درمیان پانی بھرنے پر جھگڑا ہوا تھا اب تو جھگڑا دونوں کے درمیان ہوا صحابہ کرام کفار سے جہاد کرنے کے لئے گئے ہیں ایک نے نعرہ لگایا یا المہاجرین اپنی برادری کو نعرہ لگایا دوسرے نے انصار کا نعرہ لگایا تو اسی وقت مہاجر اور انصار کی

لڑائی شروع ہوگی آپ اندازہ لگائیں وہ گئے ہیں جہاد کے لئے دوسروں سے لڑنے کے لئے دوسروں پر فتح حاصل کرنے کے لئے گئے ہیں کہ اس نعرے کی برکت سے یہاں اپنی رائے اللہ تعالیٰ نے نصیب فرمائی تو قومیت کے نعرے کی یہ خصوصیت ہوتی ہے کہ تنگ نظری کی یہ عالم ہے میری معلومات کی حد تک اس بنیاد پر کہ پٹھان ہے یا بلوچ ایک واقعہ میں سناتا ہوں۔

ہم جب اس پر فکر اور غور کریں اور اس ہاؤس میں فیصلہ کریں۔

○ **جناب اسپیکر۔** مولانا صاحب آپ کا ٹائم ختم ہوگیا ہے۔ آپ اپنی تقریر کو مختصر کریں۔

○ **مولانا عصمت اللہ۔** (وزیر منصوبہ بندی و ترقیات)۔ جناب والا میری ایک اور تجویز ہے میں اس کے بارے میں بات کر رہا تھا۔ گورنر صاحب ایک کانوکیشن میں جب ڈگریاں تقسیم کر رہے تھے کانووکیشن ہو رہا تھا تو وہ تنظیم جو اپنے آپ کو بی ایس او سے وابستہ ہے انہوں نے سیکریس برانچ کو تالے لگا دیئے ان کا کہنا تھا جو لڑکا فرسٹ آیا ہے وہ بلوچ کیوں نہیں ہے۔ یہ بلوچوں کے ساتھ ظلم ہے وہ بلوچ کیوں نہیں ہے۔ اس بنیاد پر انہوں نے میں برانچ کو تالے لگا دیئے۔

اور وہ ڈگریاں نہ تقسیم ہوسکیں۔ آپ اندازہ لگائیں یہ سوال اٹھایا جاتا ہے کہ فرسٹ آنے والا بلوچ ہے یا پٹھان جہاں تک پٹھانوں کا تعلق ہے تو پریکٹیکل کا امتحان ہو رہا تھا تو جو ممتحن آیا وہ ان کی مرضی کا نہیں تھا تو انہوں نے کمروں کو تالے لگا دیئے ان کو امتحان نہیں دینا ہے ہم امتحان نہیں دیتے۔ اب امتحان دینا یا نہ دینا ان کی مرضی ہے۔ ڈگریوں کی تقسیم کرنا یا نہ کرنا ان کی مرضی ہے ان کی اپنی پسند و ناپسند ہے ایسی پوزیشن ہو اور ایسے لڑکے ہوں تو پھر جہالت آپ کی قوم کا مقدر ہے یہ ایک فطری بات ہے کہ قومیت کے نعرہ سے نفرت پیدا ہوتی ہے یہ لازمی بات ہے۔ یہ کبھی نہیں ہوسکتا ایک ایک ادارے میں ایسا کریں تو تنگ نظری اور قومیت ضروری ہوگی۔ یہ فطری امر ہے۔ لہٰذا وہاں پولیس کی مستقل چوکی ضروری ہے میری پانچویں تجویز یہ ہے کہ وہاں کا انتظام و انصرام لڑکوں کے ہاتھوں سے نکال کر انتظامیہ کو دیا جائے اور جو افراد ان لڑکوں کے لیڈرز ہیں وہ اس عہدہ سے ہٹائے جائیں جو وہاں سیاسی بنیادوں پر کام کر رہے ہیں یا وہاں سیاسی بنیادوں پر کام کرنے گئے ہیں میری دو گذارشات سیاسی پارٹیوں سے بھی ہیں میں گذارش کرتا ہوں کہ وہ سیاسی پارٹیاں جن سے یہ نوجوان وابستہ ہیں وہ اپنے غریب لڑکوں کو کیونکہ سرمایہ داروں کے لڑکے تو باہر جاکر پڑھتے ہیں وہ یہاں نہیں پڑھتے وہ یہاں نہیں ہیں۔ لہٰذا وہ اپنے غریب لڑکوں کو اپنی سیاسی گاڑی کا ایندھن نہ بنائیں ان کو سیاسی ضرورتوں میں استعمال نہ کیا

جائے۔ ان پر رحم کیا جائے تاکہ یہ لڑکے تعلیم حاصل کرنے والے بن جائیں ان میں سیاسی رجحانات کم کیئے جائیں اور یہ بھی کہ تمام اداروں کے جو انتظامات ہیں وہ انتظامیہ کے ہاتھ میں دے دیئے جائیں ان الفاظ کے ساتھ میں پھر گذارش کرتا ہوں وائس چانسلر صاحب سے کہ وہ اس سلسلے میں مداخلت کریں۔ بے قاعدگیوں اور بدعنوانیوں اور لوٹ و کھسوٹ میں انکوائری کریں۔ اس ہاؤس کے فلور سے میری یہ گذارش ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** ان الفاظ کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنے بچوں اور لڑکوں کی تعلیم کو صحیح معیار اور اہمیت سے نوازیں۔ وہ آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

○ **جناب اسپیکر۔** مولانا عبدالغفور حیدری صاحب۔

○ **مولانا عبدالغفور حیدری۔** (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)

الحمدللہ و کفی و صلوت والسلام علے سیدنا رسول و خاتم الانبیاء اما بعد (قرآن پاک کی آیات کی تلاوت فرمائی)۔ جناب اسپیکر۔ تعلیمی اداروں سے متعلق بات ہورہی تھی اور اس سلسلہ میں ایوان کے معزز اراکین اپنے خیالات کا اظہار کرچکے ہیں جہاں تک تعلیم کا مسئلہ ہے تو یہ ہم سب سمجھتے ہیں کہ کوئی قوم یا ملک اس وقت تک ترقی کی راہ پر گامزن نہیں ہوسکتی جب تک اس قوم کے لوگ تعلیم یافتہ نہ ہوں ظاہر ہے ملک و قوم کی ترقی میں تعلیم کا سب سے بڑا حصہ ہوتا ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اگر ملک کے اندر تعلیم کا حشر جس طرح میرے ساتھی مولانا عصمت اللہ صاحب نے فرمایا یہ ہوگا تو پھر نہ یہ ملک ترقی کی راہ پر گامزن ہوسکتا ہے اور نہ ہی قوم میں شعور آسکتا ہے اور نہ قوم ترقی کرسکتی ہے تو ظاہر ہے ہمارے تعلیمی اداروں میں اچھی سائنس دان اچھے ڈاکٹرز اور تعلیم یافتہ فلاسفر پیدا نہیں ہوں گے تو پھر ظاہر ہے کہ ہماری قوم جو ہے وہ ترقی نہیں کرسکے گی جب ہم بلوچستان کے حوالے سے بات کرتے ہیں تو یہ بات کہی جارہی ہے کہ جی بلوچستان کے لوگ مختلف محکموں اور مختلف اداروں اور مختلف سبجیکٹس میں بھرتی کیئے جائیں لیکن پھر ایک گذارش ہے اگر ہمارا تعلیمی مسئلہ یعنی تعلیمی سطح اس طرح ہو تو آپ بتائیں کہ ہم اچھے انجینئرز اچھے ڈاکٹرز کہاں سے پیدا کرسکتے ہیں ہمارا بلوچستان میں مشاہدہ ہے۔ یہ مشاہدہ کی بات ہے کہ لڑکوں اور بچوں کے سلسلہ میں ہم دیکھیں یہاں دس فیصد مشکل سے تعلیم حاصل کر رہے ہیں ہمارے لڑکے اور بچے تو نوے فیصد عام طور پر سیاست میں انوالو یعنی ملوث ہیں آپ بتائیں مڈل پرائمری اور ہائی اسکولوں سے لے کر یونیورسٹی کی سطح تک پہنچ کر اگر ایک طالب علم سیاسی ورکر بنتا ہے یہ وہ

سیاست میں اس قدر الوالو اور ملوث ہو جاتا ہے کہ سیاست ہی اس کا اوڑھنا بچھونا ہو جاتا ہے تو اس حیثیت سے اگر طالب علم رات کو سوچتا ہے کہ وہ کس طرح تقریر کرے گا اور وہ سوچتا ہے کہ وہ کس طرح اسٹرائیک کرے گا اور کس طرح وہ سڑکوں کو بند کرے گا۔ دوسری بات یہ ہے کہ وہ دوسری تنظیموں سے کس طرح لڑائی کریں تو پھر اس کی سوچ کا محور اور اس کی سوچ کا خلاصہ یہ ہوگا کہ وہ ان معاملات میں مبتلا ہو کر زیور تعلیم سے محروم رہ جائے گا اور اس زیور تعلیم سے آراستہ نہیں ہوگا تاہم ہمارے بچے ناسمجھ ہونے کی حیثیت سے ہیں اور ان کے نافہم ہونے کے سبب ہم معزز ارکان اور سیاسی جماعتوں کو یہ چاہئے کہ صوبے کے اندر ایسی فضا قائم کریں۔ اخوت اور محبت اور بھائی چارے سے کام لے کر کم از کم اپنے بچوں کی ایسی تربیت کریں اور ان کی توجہ اس طرح دلائیں کہ وہ تمام معاملات چھوڑ چھاڑ کر تعلیم پر صحیح توجہ دیں۔ جناب اسپیکر۔ جب تعلیم پر صحیح توجہ ہوگی تو پھر میرے دوستو اچھا انجینئر اچھا ڈاکٹر اور اچھا سائنس دان یہاں پیدا ہو سکتا ہے علی ھذالقیاس۔ اس لئے میں گذارش کرتا ہوں ہے کہ اس بارے میں بلوچستان کے خصوصاً تعلیمی معاملات میں ہم سب کو اہم کردار ادا کرنا ہوگا۔ اس تعلیمی مسئلہ کو درست کرنے کے لئے ہم نے سیاسی ترجیحات کو چھوڑنا ہوگا جیسے مولانا صاحب نے فرمایا اگر تعلیمی اداروں میں یہ سسٹم رہے تو کوئی بھی طالب علم داخلہ اور کمرے سے اس وقت تک محروم رہتا ہے جب تک کسی بااثر سیاسی تنظیم کا ممبر کارڈ اسے نہیں ملتا۔ اس وقت تک وہ کمرے سے محروم ہوتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں یہ انتہائی ناانصافی ہوگی اس لئے ہمیں اس قسم کے اقدامات کرنے چاہیں کہ کم از کم ہمارے بچے صحیح تعلیم حاصل کر سکیں۔

جہاں تک اس قومیت اور علاقائیت کا تعلق ہے ہم بحیثیت مسلمان، ہم یہ سمجھتے ہیں اس چیز کو ہم جتنی ہوا دیں گے اتنی ہی ہماری دو برادر قوموں میں نفرت کی فضا قائم ہوگی۔ اس لئے ہم سمجھتے ہیں۔ اسے کم کرنے کے لئے اسلامی تعلیمات پر عمل کرنا ضروری ہے۔ اللہ رب العلمین فرماتے ہیں۔

ہم نے تمہیں مرد اور عورت کے ملاپ سے پیدا کیا ہے۔

ہم نے تمہیں شعبوں اور قبیلوں میں تقسیم کیا اور تقسیم اس لئے کیا کہ تمہارا آپس میں تعارف ہو جائے نزاع کا سبب نہ بنے بلکہ تعارف ہی کی شکل اختیار کر جائے اور اس کی تعارف ہی کی حیثیت ہو اور اس کو اگر آپ لے جائیں گے تو اس کے انتہائی نقصان بھگتنے پڑیں گے۔ تو اس لئے اللہ رب العلمین نے فرمایا تم میں اچھا اور بہترین شخص اور اچھے لوگ وہ ہوں گے اللہ تعالیٰ نزدیک جو اللہ سے زیادہ ڈرنے والے اور لوگوں کے حقوق

کا خیال کرنے والے اور لوگوں کے اندر محبت اور اخوت کی فضا قائم کرنے والے ہی لوگ سب سے بہتر اور سب سے اچھے ہوں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ کرام نے سوال کیا لوگوں میں بہتر کون ہے آپ صلعم نے فرمایا تم میں بہتر وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا اور متقی و پرہیزگار ہو۔

تو اس سے معلوم ہوا کہ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں بلوچ کو پٹھان پر فوقیت نہیں ہے پٹھان کو بلوچ پر فوقیت نہیں ہے۔ سندھی کو پنجابی پر فوقیت نہیں ہے اس طرح عربی کو عجمی پر فوقیت نہیں ہے اللہ تعالیٰ کے ہاں اور اس کے پیغمبر کے ہاں معیار تقویٰ اور متقی ہونا ہے اور پرہیزگاری کو قرار دیا۔ تو لہٰذا ہمیں اس حوالے سے سمجھنا چاہئے۔ تعارف کی حد تک ہماری قومی شناخت حد تک یہ سب چیزیں ٹھیک ہیں صحیح ہیں لیکن اگر اس کو ہم آگے بڑھائیں گے تو پھر اس سے نفرت بڑھے گی اور جب وہ نفرت بڑھے گی تو پھر کراچی کے کیا حالات ہیں حیدر آباد کے کیا حالات ہیں کہ جن لوگوں نے شروع میں اس سلسلہ کو شروع کیا انہیں بھی پتہ نہیں تھا وہ بھی یہ سمجھ رہے تھے کہ شاید اس سے ہمارے حقوق کا تحفظ ہوگا۔ لیکن جناب اسپیکر۔ جیسا کہ سب جانتے ہیں کہ آج کراچی اور حیدر آباد کے حالات ان لوگوں کے بھی قبضہ میں نہیں رہے بلکہ ان کے ہاتھوں سے بھی معاملہ نکل گیا۔ ابھی چلتے ہوئے آدمی کو گولی لگ جاتی ہے اسے پتہ بھی نہیں ہوتا اور وہ گولی کا شکار ہوجاتا ہے۔ اس کی کسی سے دشمنی بھی نہیں ہوتی ہے اور شام کو اس کی لاش گھر پہنچتی ہے تو ان معاملات کے بارے میں ہم سے جتنا بھی ہوسکے ہم ایسے عناصر کی حوصلہ شکنی کریں جو جناب اسپیکر اسے ہوا دیتے ہیں اور ہمیں یہاں پر اس قسم کے اقدامات کرنے چاہئیں تاکہ یہاں پر رہنے والی دو برادر قومیں بلوچ اور پشتون جو صدیوں سے ایک ساتھ رہے ہیں جن کی آپس میں رشتہ داریاں ہیں انہیں مزید قریب لایا جائے اور ایسے نعروں اور جذبات کی حوصلہ شکنی کرنی چاہئے۔ جہاں تک تعلیمی اداروں کا مسئلہ ہے کوئی آٹھ دس سال سے ہم تعلیمی اداروں میں بے چینی محسوس کر رہے ہیں کہ ان کی اصلاح کس طرح کی جائے اور تعلیمی اداروں میں اس طرح کا نظم کس طرح قائم کیا جائے تاکہ طلباء سکون کے ساتھ تعلیم حاصل کرسکیں۔ میرے ساتھی نے جو تجاویز دیں میں ان کی تائید کرتے ہوئے یہی گذارش کروں گا کہ جب تک ہم ایسے اقدامات نہیں کریں گے کہ جس سے طلباء کو سکون حاصل ہو اور ہر طالب علم باعزت طور پر تعلیم حاصل کرسکے۔ اس وقت تک یہ بے چینی ختم نہیں ہوگی یہ الاٹمنٹ کا سلسلہ میرٹ کی بنیاد پر ہو میں سمجھتا ہوں کہ ان کی تجاویز انتہائی معقول ہیں اور جہاں پولیس کا مسئلہ ہے اس بارے میں ہم نے اس حد تک اکتفا کیا ہے سردست اس میں ایسے اقدامات کئے جائیں تاکہ لاء اینڈ

آرڈر کا مسئلہ پیدا نہ ہو اور سکون کے ساتھ داخلے ہوں۔ الاٹمنٹ ہو۔ اگر پھر اس کے بعد اس کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی۔ تو اس پر بعد میں فیصلہ کیا جاسکتا ہے۔ لہذا سردست اسے ہم اس لئے ضروری سمجھتے ہیں تا کہ وہ لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ پیدا نہ ہو۔ ہماری جن سیاسی پارٹیوں نے اور جماعتوں نے وزیر تعلیم کی صدارت میں جو فیصلے کئے تھے ان فیصلوں پر عمل درآمد کرایا جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک اچھی ابتداء ہوگی اور تعلیمی ماحول کو اچھا اور سازگار رکھنے کے لئے بہتر آغاز ہوگا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اس قسم کے اقدامات کرنے چاہئیں تا کہ تعلیمی اداروں میں امان و امان ہو اور ہمارے بچے صحیح تعلیم حاصل کرسکیں ان ہی کلمات پر میں اجازت چاہتا ہوں و آخر دعونا۔ ان الحمد للہ رب العالمین۔

مسٹر عبدالقہار خان۔ جناب اسپیکر۔ میں بھی بات کرنا چاہتا ہوں اگر جناب اجازت دے دیں۔

○**جناب اسپیکر۔** آپ نے اپنا نام تو نہیں دیا ہے اور اس روز میں نے آپ سب حضرات سے کہا تھا کہ جو لوگ نام دینا چاہیں وہ اپنے نام سیکریٹری اسمبلی کے پاس لکھوا دیں۔ خیر ٹھیک ہے آپ کو دس منٹ دے دیتے ہیں آپ تقریر کریں۔

مسٹر عبدالقہار خان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

جناب اسپیکر۔ ہمارے تعلیمی اداروں کے سلسلہ میں ہمارے معزز اراکین اسمبلی نے کافی بحث کی ہے اور ہمارے ساتھیوں نے کافی تجاویز بھی دی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم لوگ کبھی کبھار اسمبلی فلور پر یا روڈ پر بڑی اچھی تقریریں کرتے ہیں اور لوگوں کے مسائل کی بات کرتے ہیں۔ لیکن اس پر عملی جامہ پہنانے سے متعلق ہم میں بہت کمزوریاں ہیں۔ ہمارے ساتھیوں نے اس پر یقیناً بحث کی ہے۔ لیکن بلوچستان میں رہنے والا ہر آدمی یہ چاہتا ہے کہ یہاں پر تعلیم کا اچھا ماحول ہو اور لوگ اچھے ماحول میں تعلیم حاصل کرسکیں۔ ہمارے انہی اداروں سے انجینئرنگ، ڈاکٹرز اور اس طرح کے دوسرے لوگ حاصل کرنے کے بعد اس ملک اور قوم کے لئے کارآمد ثابت ہوں۔ ہمارے ساتھیوں نے تجاویز بھی دی ہیں۔ لیکن اس میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر ہم یہاں کے تعلیمی ماحول کو دیکھیں۔ آج تعلیمی ماحول پر بحث ہورہی ہے۔ اگر ہم میٹرک سے آگے تعلیمی ماحول کو دیکھیں تو ہمیں اندازہ ہوگا کہ سیاست کا جو اسٹینڈرڈ ہمارا یہاں رہا ہے اور یونیورسٹی اور کالج میں جو سیاست آئی ہے۔ اس نے

کالج کا ماحول خراب کیا ہے۔ ہمارے تعلیمی ماحول کے بارے میں ہر آدمی جانتا ہے اور ہم لوگ یہاں کے رہنے والے ہیں۔ کہ میٹرک تک ہمارے بچوں کا کیا مستقبل ہے۔ ہمارے بچوں کا کیا مستقبل ہے۔ ہمارے بچوں کا کیا تعلیمی معیار ہے۔ ہم ہر حلقے اور ہر علاقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہاں پرائمری اسکول ہے مڈل اور ہائی اسکول ہے۔ وہاں پر ماسٹراور لیکچرار حاضر نہیں ہوتے ہیں۔ مہینے کے بعد سہ ماہی امتحان ہونے کے بعد اگر آپ اس بچے سے پوچھ لیں تو تیسری جماعت کا طالب علم پہلی جماعت کا قاعدہ نہیں پڑھ سکتا ہے۔ وہاں پر تو سیاست نہیں ہے۔

جناب اسپیکر صاحب۔ ہم آپ کے توسط سے یہ چاہیں گے تعلیم ماحول کو اچھا اور بہتر بنانے کے لئے ہمیں ایک جامع منصوبہ بنانا چاہیے یا جامع منصوبہ ہمارے تعلیمی ماحول کو بہتر بنائے۔ ہمارے بلوچستان کی تعلیم ناقص ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ یونیورسٹی اور کالج میں سیاست آئی ہے تو تعلیمی ماحول خراب ہوا ہے۔ ہم یہاں تقریریں کرتے ہیں اور اسٹوڈنٹس کو مجرم قرار دیتے ہیں وہ مجرم ہیں انہوں نے ماحول کو خراب کیا ہے۔ جناب تعلیمی معیار کیسا ہے ہمارا بورڈ' ہمارا تعلیمی ماحول' ہمارے لیکچرارز' ہماری انتظامیہ کی وہاں پر حاضری ان چیزوں پر ہم لوگوں نے توجہ نہیں دی ہے۔ جناب اسپیکر صاحب پچھلے سال پچھلی گورنمنٹ نے۔ اگر ہم یقیناً بلوچستان کے خیرخواہ ہیں جیسا کہ مولانا صاحب نے فرمایا کہ ہماری علم میں آیا کہ وہاں لیکچرار بھرتی ہوگئے جنہوں نے اپلیکیشن aplication تک نہیں دی۔ یہ بڑی افسوس کی بات ہے لیکن ہم یہ بھی معذرت کے ساتھ آپ کے توسط سے کہیں گے۔ عربی ٹیچر کو انگلش ٹیچر تعینات کیا گیا تھا جن کی تعداد ۲۵ یا ۵۵ یا ۶۵ تھی۔ جناب اسپیکر ہمیں اس پر اعتراض نہیں ہے لیکن اگر ایک عربی ٹیچر کو انگلش ٹیچر کی جگہ تعینات کیا جائے تو اس تعلیمی معیار کا کیا حشر ہوگا؟

تین دن پہلے ایک لیکچرار پر بحث کی گئی تھی جس کو اسلامیات کے مضمون کے لئے تعینات کیا گیا تھا اور دو سال میں اس کو ترقی دی گئی دس پندرہ افراد کی سینارٹی کو چھوڑ کر اس کو ترقی دی گئی۔

جناب والا۔ تعلیمی ماحول کو بہتر بنانے کے لئے ہم یہاں جتنی باتیں کریں اور اس کے لئے ہم مشترکہ لائحہ عمل طے نہ کریں اور اس پر کاربند نہ رہیں اور اس کی ہم خود پابندی نہ کریں تو میرے خیال میں تعلیمی ماحول کو اچھا اور بہتر نہیں کرسکتے ہیں اور یہاں پر تعلیمی ماحول کو بہتر بنانے کے لئے جو دو دن سے بحث ہورہی ہے اگر اس پر سنجیدگی سے عمل نہ کیا گیا تو یہ بحث فضول ہوگی۔

جناب اسپیکر صاحب۔ ہمارے ساتھیوں نے تعلیمی ماحول کو بہتر بنانے کے لئے تجاویز دی ہیں اور ہر پہلو پر یہاں

بحث ہوئی ہے اور یہاں پر سمیسٹر سسٹم پر بھی بحث ہوئی ہے یہاں پر سمیسٹر سسٹم بہت ضروری ہے اس کے متعلق ہر ایک نے اپنی تقریر میں بھی کہا ہے اور میں بھی کہتا ہوں کہ اس سے تعلیم بہتر ہو سکتی ہے۔

اس کے علاوہ جتنی بھی سیاسی پارٹیاں ہیں انہوں نے میرٹ سسٹم کو قبول کیا ہے اور اس کو ایک سال قبل قبول کیا تھا اور کہا تھا کہ ہم اس پر عمل کریں گے اور اس کے تحت یونیورسٹی اور کالجز چلائیں گے لیکن یہ بہت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ وہ میرٹ سسٹم کے وعدے پر قائم نہیں ہے بلکہ جاکر یونیورسٹی کو بند کرایا ہے اور وہاں سے طلبا کو نکال دیا ہے یہ اس طرح کی باتیں ہیں ہم لوگوں کو اس پر غور کرنا ہے اور اگر اس کو سنجیدگی سے عمل کیا جائے تو ہم تعلیمی ماحول کو اچھا بناسکتے ہیں اور ان کالجز میں یونیورسٹی میں طلباء تنظیموں کے لئے وہاں پولیس کی چوکیاں قائم کریں تو یہ بڑی زیادتی ہوگی یہاں پاکستان کے سارے صوبوں میں کالجز اور یونیورسٹیاں ہیں تو وہاں پر یونیورسٹی کا انتظام صحیح کرنے کے لئے یونیورسٹی کی اپنی فورس قائم کریں جو یونیورسٹی میں اپنے فرائض سرانجام دے اور یونیورسٹی کا انتظام چلانے کے لئے ان کی اپنی فورس ہو اور میں یہ کہتا ہوں کہ ان کی اپنی فورس زیادہ موثر ہوگی اور اگر تعلیمی ماحول میں بلوچستان کی حکومت مداخلت کرتی ہے تو یہ بڑی زیادتی ہوگی اس کے لئے ہماری تجاویز یہی ہیں کہ یونیورسٹی میں سمسٹر سسٹم رائج کیا جائے۔ اس کی اپنی فورس قائم کی جائے اور اس کے لئے ایک مشترکہ لائحہ عمل تیار کیا جائے اور اس کے لئے تمام پارٹیاں بھی تیار ہوں تاکہ یہاں اس کے اچھے نتائج نکل سکیں اور تعلیمی معیار بہتر ہو۔ شکریہ۔

○ **ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ۔** جناب والا۔ ہم اس تحریک التوا کے کیا مطلب سمجھیں اور اس کا یہاں کیا نتیجہ نکلا ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** قواعد کے تحت ہم نے اس پر بحث کی ہے۔

نوٹ : نمبر شمار ۸ تا ۱۶ کی تفصیل (Miss) مس ہوئی ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** اب اجلاس کی کارروائی مورخہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۹۱ء صبح ساڑھے دس بجے تک ملتوی کی جاتی ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس دوپہر بارہ بجکر پینتیس منٹ پر مورخہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۹۱ء (بروز شنبہ) صبح ساڑھے دس بجے تک ملتوی ہوگیا)